حضور ﷺ خاتم النّبیین ہیں

(نقلی وعقلی دلائل)

Hazrat Muhammad (ﷺ) is the Seal of the Prophets

(Textual (Scriptural) Evidences and Rational Proofs)

(7 ستمبر۔یومِ تحفظِ ختم نبوت کے موقع پر خصوصی نذرانۂ عقیدت)

ترتیب وتبییض
ڈاکٹر مفتی حافظ محمّد ندیم رَبّانی
(صدارتی ایوارڈیافتہ)
صدر نارتھ امریکن فتویٰ کونسل، کینیڈا / امام وخطیب جامع مسجد سیّدنا بلال (رضی اللہ عنہ)، کینیڈا

Arranged by

Dr. Mufti Hafiz Muhammad Nadeem Rabbani

President North American Fatwa Council, Canada

Imam/Khateeb Masjid Sayyiduna Bilal (رضی اللہ عنہ), Canada

اہم مضامین

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّهٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ، وَخَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِیْرًا، وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلَی النَّبِیِّ الْأُمِیِّ الْمُرْسَلِ کَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا وَّ دَاعِیًا إِلَی اللّٰهِ بِإِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا، أَمَّا بَعْدُ!

فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ:

☆ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا۔ (الاحزاب : 33 : 40)

وَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ:

☆ "إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ، فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِيْ وَلَا نَبِيَّ۔"

(امام احمد بن حنبل الشیبانی، المسند : مسند المکّیین، حدیث عمرو بن الجموع رضی الله عنه، الرقم: 15549، 317/24)

صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلٰینَا الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ، وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ الْأَمِیْنُ۔

پس خدا بر ما شریعت ختم کرد | بر رسول ما رسالت ختم کرد
رونق از ما محفل ایام را | او رُسل را ختم وما اقوام را
خدمت ساقی گری با ما گذاشت | داد ما را آخرین جامی کہ داشت
"لا نبی بعدی" ز احسان خدا است | پردہ ی ناموس دین مصطفیٰ است
قوم را سرمایہ ی قوت ازو | حفظ سر وحدت ملت ازو
حق تعالیٰ نقش ہر دعویٰ شکست | تا ابد اسلام را شیرازہ بست
دل ز غیر اللہ مسلمان بر کند | نعرہ ی لا قوم بعدی می زند

ترجمہ:

خدا نے ہم پر شریعت ختم کر دی، اور ہمارے رسول ﷺ پر رسالت ختم ہو گئی۔

اب زمانے کی مجلس میں رونق ہمارے ہی دم سے رہے گی، ہمارے رسول ﷺ رسولوں کے خاتم تھے، ہم قوموں کے خاتم ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محفل روزگار میں ساقی کا منصب ہمارے حوالے کر دیا۔ وہ اصلاح اور تقویٰ کا جو آخری جام اس دنیا کو عطا کرنا چاہتا تھا، وہ ہمیں عطا کر دیا۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کے میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے اور یہ دین مصطفیٰ کی ناموس کا پردہ ہے۔

قوم کو قوت ملتی ہے تو جناب رسول اللہ ﷺ سے ہی ملتی ہے، اور ملت کی وحدت کا راز بھی اسی پاک ذات کی بدولت محفوظ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہر دعوے کا نقش مٹادیا اور اسلام کا شیرازہ ابد تک کے لیے باندھ دیا۔

مسلمان جب غیر اللہ سے دل کا تعلق توڑلیتا ہے تو 'لا قوم بعدی' کا نعرہ لگاتا ہے، یعنی میرے بعد کوئی قوم نہیں۔ (علامہ محمد اقبال، رموزِ بیخودی: رکن دوم، رسالت، شعر نمبر 27 تا 33)

محترم حضرات! اللہ رب العزت نے اس کائنات کو تخلیق فرمایا تو اس کی رونقوں اور رنگینیوں کو دوبالا کرنے کے لیے اپنی تخلیق کے حسین شاہکار حضرت انسان کو اپنے خلیفہ کے طور پر اس زمین میں بسایا۔ اپنے خاص فضل و کرم سے اپنے بندوں کی ہدایت اور رہنمائی کا سامان پیدا فرمایا۔ انہیں دربدر کی ٹھوکروں سے بچانے کے لیے وحی کی روشنی عطاء فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے اس رہنمائی کا اس قدر اہتمام فرمایا کہ سب سے پہلے جس انسان کو زمین پر بھیجا، اسے ہی اپنی بارگاہِ بندہ نواز سے علم وحی سے سرفراز فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے اس احسان کا سلسلہ صدیوں جاری رہا، دنیا کے مختلف علاقوں اور مختلف اقوام میں انبیاء و رسل علیہم السلام مبعوث ہوتے رہے، اور انسانیت کی رہبری اور رہنمائی کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ یہ سلسلۂ نبوّت و رسالت ابو البشر، حضرت سیدنا آدم علیہ السلام سے شروع ہو کر خاتم النبیین حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ پر ختم ہو گیا۔

Respected brothers! When Allah Ta'ala created this universe, to enhance its beauty and splendor, He placed His magnificent masterpiece, mankind, upon this earth as His vicegerent (Khalifah). Through His special grace and bounty, He made provisions for the guidance and direction of His servants. To save them from the tribulations of being lost and astray, He bestowed the light of revelation (Wahi).

Allah Ta'ala made such elaborate arrangements for this guidance that the very first human sent to earth was also the first to be honored with the knowledge of revelation from His gracious court. This bounty from Allah Ta'ala continued for centuries. The esteemed Messengers and prophets (علیہم السلام) were sent to different regions and various nations of the world, continually fulfilling the duty of guiding and leading humanity.

This chain of prophethood and messengership, which began with the Father of Humanity, Hazrat Adam (علیہ السلام), concluded with the Seal of the Prophets, Hazrat Sayyiduna Muhammad Mustafa (ﷺ).

مملکت خداداد پاکستان میں ہر سال 7 ستمبر کو "یومِ تحفظِ ختمِ نبوّت" انتہائی عقیدت واحترام سے منایا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ 7 ستمبر 1974ء کو وطن عزیز پاکستان کی قومی اسمبلی نے مرزائیوں، قادیانیوں اور ان کے ذیلی فرقے لاہوری گروپ کو عقیدۂ ختمِ نبوّت کے منکرین ہونے کی وجہ سے کافر قرار دیا، جس کے بعد پاکستان میں یہ لوگ غیر مسلم اقلیت بن گئے۔ اس لیے یہ دن دراصل 1974ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی میں "قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے" کے تاریخی اور متفقہ فیصلے کی یاد میں منایا جاتا ہے۔ اس فیصلے نے اہلیانِ وطن کو عقیدۂ ختمِ نبوّت کے تحفظ کے لیے ایک قانونی اور دستوری بنیاد فراہم کی۔

In the God-gifted state, Pakistan, the "Day for the Protection of the Finality of Prophethood" (Youm-e-Tahaffuz-e-Khatam-e-Nabuwat) is observed every year on September 07 with utmost devotion and respect. The reason for this is that on September 07, 1974, the National Assembly of the beloved homeland, Pakistan, declared the Mirzais (Ahmadis), Qadianis, and their subsidiary section, the Lahori Group, as non-believers (kafir) due to their

denial of the belief in the Finality of Prophethood. Consequently, these people became a non-Muslim minority in Pakistan.

Therefore, this day is essentially commemorated in memory of the historic and unanimous decision by Pakistan's National Assembly in 1974 to declare the Qadianis (Ahmadis) a non-Muslim minority. This decision provided the citizens of the nation with a legal and constitutional foundation for protecting the belief in the Finality of Prophethood.

گزشتہ سال 7 ستمبر 2024ء کو پاکستان اور دنیا بھر میں "یومِ تحفظِ ختم نبوّت" کی پچاسویں سالگرہ، یعنی گولڈن جوبلی انتہائی جوش و عقیدت کے ساتھ منائی گئی۔ اس دن کو منانے کے لیے ملک بھر میں مذہبی و سیاسی جماعتوں کے درمیان قابلِ رشک یکجہتی دیکھنے میں آئی، جس نے اس عقیدے کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ اس موقع پر تعلیمی اداروں اور مقامی کمیونٹی سنٹرز میں سیمینارز اور کانفرنسز کا اہتمام کیا گیا تاکہ نئی نسل کو اس تاریخی فیصلے اور عقیدۂ ختم نبوّت کی اہمیت سے آگاہ کیا جا سکے۔ اس موقع پر ہونے والی تمام تقریبات کا مرکزی خیال حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوّت پر کامل یقین کو تازہ کرنا، اور اسے ہر قسم کی تحریف سے محفوظ رکھنے کا عہد نبھانا تھا۔

لہٰذا ہماری آج کی گفتگو کا موضوع ہے: "**حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں، نقلی و عقلی دلائل**۔"

Last year, on September 07, 2024, the fiftieth anniversary (i.e., the Golden Jubilee) of the "Day for the Protection of the Finality of Prophethood" was celebrated with great enthusiasm and devotion in Pakistan and around the world. To mark this day, admirable unity was witnessed among religious and political parties across the country, which highlighted the importance of this belief. On this occasion, seminars and conferences were organized in educational institutions and local community centers to educate the new generation about this historic decision and the importance of the belief in

the Finality of Prophethood. The central theme of all the events held on this occasion was to reaffirm complete faith in the Finality of the Prophethood of the Holy Prophet Muhammad (ﷺ) and to pledge to protect it from any form of distortion.

Therefore, the topic of our discussion today is:

"**The Prophet Sayyiduna Muhammad Mustafa (ﷺ) is the Seal of the Prophets (Khatam an-Nabiyyin): Textual and Rational Proofs**."

عقیدۂ ختم نبوّت کی وضاحت:

مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ روئے زمین کی ہر قوم اور انسانی طبقے کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ نیز آپ ﷺ کی لائی ہوئی کتاب قرآن مجید تمام آسمانی کتابوں کے احکام کو منسوخ کرنے والی ہے، اور آئندہ نسلوں کے لیے تمام معاملات کے احکام و قوانین میں یہ جامع اور مانع کتاب ہے۔ قرآن کریم تکمیل دین کا اعلان کرتا ہے۔ گویا انسانیت اپنی معراج کو پہنچ چکی ہے، اور قرآن کریم اسے انتہائی عروج پر پہنچانے کا ذریعہ ہے۔ اس کے بعد کسی دوسری کتاب کی ضرورت ہے نہ کسی نئے نبی کی حاجت، لہٰذا آپ ﷺ کے بعد کسی بھی تعبیر کے لحاظ سے کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ جو بھی ایسا دعویٰ کرے گا، وہ کذاب اور دجال ہو گا، جس کی وجہ سے امت مسلمہ پر اس کا انکار لازم اور اس کے خلاف جدوجہد ضروری ہے۔

It is the belief of all the Muslims that Sayyiduna Muhammad Mustafa (ﷺ) has been sent as a messenger to every nation and human class on earth. Moreover, the book brought by him, the Holy Qur'an abrogated the rulings of all the heavenly books, and it is a comprehensive and prohibitive book in the rulings and laws of all matters for future generations. The Holy Qur'an declares the completion of religion, Islam.

It is as if humanity has reached its ascension, and the Holy Qur'an is the means to bring humanity to its highest peak. After this, there is no need for any other book nor the need for a new prophet, so no prophet can come after him (ﷺ) according to any interpretation. Anyone who claims his prophethood, will be a liar and an antichrist, due to which it is necessary for the Muslim Ummah to reject him and fight against him.

اللہ تعالیٰ نے حضور سرورِ کائنات ﷺ کو اپنی مخلوقات میں سب سے اعلیٰ مقام ومرتبہ عطا فرمایا ہے۔ یوں تو آپ ﷺ کی عظمت ورفعت اور شان کے بے پناہ پہلو ہیں، لیکن آپ ﷺ کی شانِ خاتمیت آپ ﷺ کا انوکھا اور نرالا وصف ہے جس میں کوئی بھی آپ ﷺ کا شریک نہیں ہے۔ اللہ جل شانہ اپنی شان وحدت میں لاشریک ہے، اور حضور نبی اکرم ﷺ اپنی شان خاتمیت کے اعتبار سے لاشریک ہیں۔ چنانچہ اللہ جلّ شانہٗ نے آپ ﷺ کی عظمت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

Allah Ta'ala has given Sayyiduna Muhammad Mustafa (ﷺ) the highest position and status among His creatures. Thus, there are immense aspects of the greatness, majesty and glory of Sayyiduna Rasool Allah (ﷺ), but the glory of the Finality of his prophethood is the unique and distinctive attribute of Rasool Allah (ﷺ) in which no one shares him. Allah Ta'ala has no sharer in His Oneness, and Hazrat Muhammad (ﷺ) has no sharer in his Finality. Therefore, Allah Ta'ala said while describing the greatness of Sayyiduna Rasool Allah (ﷺ):

☆ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا۔ (الاحزاب : 33 : 40)

”(حضرت سیدنا) محمد (مصطفیٰ ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں بلکہ وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔“

"(Hazrat Sayyiduna) Muhammad (Mustafa ﷺ) is not the father of any of your men, but he is the Messenger of Allah and the Seal of the Prophets, and Allah is All-Knowing."

؎ فتحِ بابِ نبوّت پہ بے حد درود ختمِ دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام

ماہرین لغت کے نزدیک ختمِ نبوّت کا معنیٰ و مفہوم:

قرآن مجید میں جو اللہ رب العزت نے حضور ﷺ کو خاتم النبیین قرار دیا ہے، اس سے کیا مراد ہے؟ اسے جاننے کے لیے ہم عربی لغت کے آئمہ کی آراء کا جائزہ لیتے ہیں:

امام لغت علامہ ابو نصر الجوہری رحمۃ اللہ علیہ اس لفظ کے مادہ اشتقاق "خ ت م" کا معنیٰ یوں بیان کرتے ہیں:

وَخَتَمَ اللهُ لَهٗ بِخَيْرٍ۔ اللہ تعالیٰ اس کا خاتمہ اچھا کرے۔ وخَتَمْتُ الْقُرْآنَ: بَلَغْتُ آخِرَهٗ۔ میں نے قرآن ختم کرلیا، یعنی آخر تک پہنچ گیا۔ وَاخْتَتَمْتُ الشَّیْءَ: نَقِیْضُ اِفْتَتَحْتُهٗ۔ میں نے اختتام کرلیا یعنی یہ افتتاح کا متضاد ہے۔ والخاتَمُ و الخاتِمُ، بكسر التاء وفتحها، والخَيْتَامُ وَالْخَاتَامُ كُلُّهٗ بِمَعْنًى، وَالْجَمْعُ: الخَوَاتِيْمُ۔ (خاتم تاء کی زیر کے ساتھ یا تاء کی زبر کے ساتھ) خیتام اور خاتام سب کا معنیٰ ایک ہے، ان سب کی جمع خواتیم ہے۔ وَخَاتِمَةُ الشَّیْءِ: آخِرُهٗ۔ کسی شئے کے خاتمہ کا مطلب ہے: اس کا آخر۔

وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتِمُ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ۔

اور حضور سیدنا محمد ﷺ تمام نبیوں کے آخر میں تشریف لانے والے ہیں۔

وَالْخِتَامُ: الطِّيْنُ الَّذِيْ يُخْتَمُ بِهٖ۔ ختام کا معنیٰ ہے: مٹی کا آخری حصہ۔ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى: (خِتٰمُهٗ مِسْكٌ) أَيْ آخِرُهٗ، لِأَنَّ آخِرَ مَا يَجِدُوْنَهٗ رَائِحَةُ الْمِسْكِ۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: (خِتٰمُهٗ مِسْكٌ) یعنی اہل جنت کو جو مشروب پلایا جائے گا، اس کے آخر میں انہیں کستوری کی خوشبو آئے گی۔

(امام اسماعیل بن حماد الفارابی الجوہری، الصحاح تاج اللغة و صحاح العربية : باب الميم، فصل الخاء، مادة: ختم، 1908/5)

علامہ ابن منظور الافریقی رحمۃ اللہ علیہ "خَاتَمُ" کا معنیٰ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"وَخِتَامُ الْوَادِيْ: أَقْصَاهُ، وَخِتامُ القَوْمِ وَخَاتِمُهُمْ وَخَاتَمُهُمْ: آخِرُهُمْ، عَنِ اللِّحْيَانِيِّ: وَمُحَمَّدٌ، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، خَاتِمُ الْأَنْبِيَاءِ، عَلَيْهِ وعَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، التَّهْذِيْبُ: والخَاتِمُ والخَاتَمُ مِنْ أَسْمَاءِ النَّبِيِّ، ﷺ، وَفِي التَّنْزِيلِ الْعَزِيزِ:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ؛ أَيْ آخِرَهُمْ۔"

(امام ابوالفضل جمال الدین ابن منظور الافریقی، لسان العرب: باب حرف المیم، فصل الخاء المعجمۃ، دار صادر، 164/12)

"وادی کی آخری کنارے کو ختام الوادی کہتے ہیں۔ خاتم (تا کی زیر اور زبر کے ساتھ) کا معنیٰ ہے: قوم کا آخری فرد۔ اسی معنیٰ میں لحیانی نے نقل کیا ہے: حضرت محمد ﷺ خاتم الانبیاء ہیں (کیونکہ آپ سب نبیوں کے آخر میں مبعوث ہوئے)۔

"خَاتَمُ" (تا کی زیر یا زبر کے ساتھ) حضور ﷺ کے اسمائے گرامی میں سے ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی قدر ہے:

"محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور سب انبیاء کے آخر میں (سلسلہ نبوت ختم کرنے والے) ہیں، اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔"

"(Hazrat Sayyiduna) Muhammad (Mustafa ﷺ) is not the father of any of your men, but he is the Messenger of Allah and the Seal of the Prophets, and Allah is All-Knowing."

مندرجہ بالا اقوال سے یہ بات واضح ہو گئی کہ "خَاتَمُ" کے لفظ میں دو قراءتیں ہیں۔ تاء کے کسرہ کے ساتھ یا فتح کے ساتھ، لیکن دونوں کا معنیٰ ایک ہی ہے: یعنی آخر میں آنے والا، آخری۔ اس لحاظ سے خاتم النبیین کا معنیٰ ہے: آخری نبی، جن پر نبوت اور رسالت کا سلسلہ ہمیشہ کے لیے ختم ہو گیا۔ اور ان کے بعد کسی اور نبی کی آمد کا قطعاً کوئی امکان نہیں ہے۔

"خَتْمٌ" کا ایک معنیٰ "مہر" بھی ہے، لیکن نتیجہ کے لحاظ سے اس کا معنیٰ بھی وہی ہے جو خاتم کے حوالے سے آئمہ لغت نے ذکر کیا ہے، چنانچہ علامہ ابوالفیض السید مرتضیٰ الزبیدی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"وَقَالَ الزجّاج: مَعْنَى خَتَم وطَبَع وَاحِدٌ فِي اللّغة، وَهُوَ التَّغْطِية على الشّيء والاستِيثاق من أَن لَا يَدْخُلَه شَيْء، كَمَا قَالَ جلّ وَعلاشانه: أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا۔"

(امام ابو الفیض سید مرتضیٰ الزبیدی، تاج العروس من جواهر القاموس: فصل الخاء المعجمۃ مع المیم، دارالہدایۃ، 42/32)

"زجاج نے کہا: لغت میں "ختم" اور "طبع" کا معنیٰ ایک ہی ہے اور وہ ہے کہ کسی چیز کو اچھی طرح سے ڈھانپ دینا اور مضبوطی سے بند کر دینا کہ باہر سے کوئی چیز اس میں داخل نہ ہو سکے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: کیا ان کے دلوں پر تالے پڑے ہوئے ہیں؟"

اس اعتبار سے بھی "خَاتَمُ" کا معنیٰ آخری ہے، کیونکہ تحریر لکھنے کے بعد آخر میں مہر لگادی جاتی تھی، یا خط کو بند کر کے اس پر مہر لگادی جاتی تھی تاکہ اس میں کوئی اضافہ یا جعل سازی نہ کی جاسکے۔ اس اعتبار سے خاتم النبیین معنی ہو گا کہ نبوت کا سلسلہ جاری تھا، اللہ تعالیٰ نے حضور سید المرسلین ﷺ پر نبوت کے اتمام کی مہر لگادی تاکہ کوئی غیر نبی، نبوت کا دعویدار بن کر اس میں داخل نہ ہو سکے۔

گویا آئمہ لغت کے اقوال کی روشنی میں یہ بات طے ہو گئی کہ ہر معنی کے اعتبار سے خاتم النبیین کا معنیٰ آخری نبی ہے اور آپ ﷺ کے بعد کسی نبی کی آمد کسی صورت ممکن ہی نہیں ہے۔

امام ابن منظور الافریقی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ علامہ ابن سیدہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"خاتم اور خاتمہ ہر چیز کے آخر اور انجام کو کہا جاتا ہے۔"

(امام ابوالفضل جمال الدین ابن منظور الافریقی، لسان العرب: باب حرف المیم، فصل الخاء المعجمة، دار صادر، 164/12)

اس بنا پر تمام اہل لغت اور اہل تفسیر نے بالاتفاق "خاتم النبیین" کے معنیٰ "آخر النبیین" کے بیان کیے ہیں۔ عربی لغت کے محاورے کی رو سے "خَاتَمُ" کے معنی ڈاک خانے کی مہر کے نہیں ہیں جسے لگا کر خطوط جاری کیے جاتے ہیں، بلکہ اس سے مراد وہ مہر ہے جو لفافے پر اس لیے لگائی جاتی ہے کہ نہ اس کے اندر سے کوئی چیز باہر نکلے، نہ باہر کی کوئی چیز اندر جائے۔

منکرین ختم نبوّت کے نزدیک خاتم کا مفہوم اور اس کا جواب:

عقیدۂ ختم نبوت کے منکرین جب آیت ختم نبوت کی تشریح کرتے ہیں، تو وہ کہتے ہیں کہ "خَاتَمُ" کا جو معنیٰ آپ نے بیان کیا ہے (یعنی آخری) وہ یہاں مراد نہیں، بلکہ اس کا دوسرا معنیٰ مراد ہے، اور یہ معنیٰ بھی لغت کی انہی کتابوں میں موجود ہے جن کا حوالہ آپ نے دیا ہے۔ جب ایک لفظ کے دو معنیٰ ہوں، تو وہاں ایک معنیٰ مراد لینے پر بضد ہونا اور دوسرے معنیٰ کو ترک کر دینا احقاقِ حق نہیں ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم بھی اس آیت کو مانتے ہیں، اور اس کے معنیٰ اپنی طرف سے نہیں گھڑتے تاکہ ہم پر تحریفِ قرآن کا الزام لگایا جائے بلکہ لغت عرب کے مطابق ہی اس کا مفہوم بیان کرتے ہیں، لہٰذا کسی کو ہم پر اعتراض کا حق نہیں پہنچتا۔

منکرین کے مطابق "الصحاح تاج اللغۃ" اور "لسان العرب" دونوں میں "خَاتَمُ" کا معنیٰ مہر یا مہر لگانے والا مذکور ہے۔ آیت کا یہی معنیٰ ابلغ اور شانِ رسالت کے شایان ہے کہ حضور ﷺ انبیاء پر مہر لگانے والے ہیں۔ لہٰذا جس پر حضور ﷺ نے مہر لگادی، وہ نبوت کے شرف سے مشرف ہو گا' اور جس پر مہر نہ لگائی، وہ نبوت کے منصب پر فائز نہیں ہو سکتا۔

عاشقان رسول ﷺ منکرین کے مذکورہ بالا لغوی دلائل کا جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ بے شک لغت کی کتابوں میں "خَاتَمُ" کا معنیٰ مہر لگانے والا مرقوم ہے لیکن ماہرین لغت نے تصریح کر دی ہے کہ مذکورہ آیت میں خاتم النبیین کا معنیٰ آخر النبیین ہے، اس لیے یہاں فقط یہی معنیٰ ہی مراد ہے۔

اور یہ منکرین اگر مصر ہوں کہ یہاں "خَاتَمُ" کا دوسرا معنیٰ مراد ہے تو اس سے بھی انہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ ایسے معلوم ہوتا ہے کہ منکرین نے مطالعہ کرتے ہوئے غور و تدبّر سے کام نہیں لیا۔ انہوں نے مہر سے مراد ڈاکخانہ کی مہر یا کسی افسر کی مہر سمجھی ہے کہ لفافہ یا کارڈ پر مہر کا ٹھپہ لگایا اور اسے آگے بھیج دیا، یا کسی کی درخواست پر اپنی مہر ثبت کی اور اسے مناسب کارروائی کے لیے متعلقہ دفتر روانہ کر دیا، حالانکہ مہر کا جو مفہوم اہل لغت نے لیا ہے، وہ قطعاً اس کے خلاف ہے۔ کاش منکرین بے جا تعصب سے کام نہ لیتے، اور وہ آئمہ لغت کی عبارتوں میں غور و فکر کر کے اس آیت کا مفہوم بیان کرتے۔

علامہ ابوالفیض السید مرتضیٰ الزبیدی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ مزید فرماتے ہیں:

"وَمِنْ اَسْمَائِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْخَاتِمُ وَالْخَاتَمُ وَهُوالَّذِیْ فَقَدَ النُّبُوَّةَ بِمَجِيْئِهٖ۔"

(امام السید مرتضیٰ الزبیدی، تاج العروس من جواہر القاموس : فصل الخاء المعجمۃمع المیم، دارالہدایۃ، 48/32)

"اور رسول اکرم ﷺ کے ناموں میں سے خاتِم اور خاتَم بھی ہیں جن کا معنیٰ یہ ہے کہ ان کی آمد کے ساتھ ہی نبوّت ختم ہو گئی۔"

"Among the names of Sayyiduna Rasool Allah (ﷺ) are 'Khātim' and 'Khātam,' signifying that prophethood was concluded with His advent."

عقیدۂ ختم نبوّت قرآنی آیات کی روشنی میں:

محترم حضرات! قرآن حکیم میں ایک سو سے زیادہ آیات ایسی ہیں جو اشارۃً یا کنایۃً عقیدۂ ختم نبوت کی تائید و تصدیق کرتی ہیں۔ اب قیامت تک کسی قوم، ملک یا زمانہ کے لیے آپ ﷺ کے بعد کسی اور نئے نبی یا

رسول کی کوئی ضرورت باقی نہیں ہے، اوراللہ تعالیٰ نے نبوت کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند کر دیاہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ کی ختم نبوّت کو صراحتاً بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

Dear brothers! There are more than one hundred verses in the Holy Qur'an that support and confirm the belief of the finality of Prophethood with hints or allusion. Now, there is no need for any new prophet or messenger after Sayyiduna Rasool Allah (ﷺ) for any nation, country or age until the Day of Judgment, and Allah Ta'ala has closed the door of prophethood forever. In a verse of the Holy Qur'an, Allah Ta'ala clearly stated the finality of the prophethood of Rasool Allah (ﷺ) and he said:

(۱) مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا۔ (الاحزاب : 33 : 40)

”محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور سب انبیاء کے آخر میں (سلسلۂ نبوت ختم کرنے والے) ہیں، اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔“

"(Hazrat Sayyiduna) Muhammad (Mustafa ﷺ) is not the father of any of your men, but he is the Messenger of Allah and the Seal of the Prophets, and Allah is All-Knowing."

یہ ایک واضح آیت ہے جو حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ کریم ﷺ کے آخری نبی ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ اس کے علاوہ ہم قرآن مجید کی بعض دیگر آیات بھی بیان کرتے ہیں:

This is a clear verse which indicates that Hazrat Sayyiduna Muhammad Mustafa (ﷺ) is the last prophet of Allah Ta'ala. Apart from this, we describe some other verses of the Holy Quran:

(۲) اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا۔
(المائدة : 5 : 3)

”آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور تمہارے اوپر اپنی نعمت کو تمام کر دیا اور تمہارے لیے اسلام کو بہ طور دین پسند فرمالیا۔“

"Today I perfected your religion for you, and I completed my blessing upon you, and I chose Islam as a religion for you."

حضور نبی کریم ﷺ کے اوپر دین کا کامل اور تمام ہونا اس بات کو مستلزم ہے کہ آپ آخری نبی ہیں، کیونکہ آپ ﷺ کے بعد کسی اور نبی کا آنا اسی وقت ممکن ہوتا' جب آپ ﷺ کے دین اور آپ کی شریعت میں کوئی کمی ہوتی جس کمی کو بعد میں آنے والا نبی پورا کرتا۔ اور جب آپ کا دین کامل اور تمام ہے اور اس کا نامکمل ہونا ممکن نہیں ہے تو آپ ﷺ کے بعد کسی نبی کا آنا بھی ممکن نہیں ہے۔

The perfection and completion of the religion on Sayyiduna Muhammad Mustafa (ﷺ) implies that he is the last prophet, because it would be possible for another prophet to come after him (ﷺ) when there is any deficiency in the religion of Sayyiduna Muhammad Mustafa (ﷺ) and his Shariah, and this deficiency would have been filled by a later prophet. When his religion is perfect and complete and it is not possible for it to be incomplete, then it is not possible for any person to come as a prophet after him (ﷺ).

(۳) وَمَآ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيۡرًا وَّنَذِيۡرًا ۔ (السبا : 34 : 28)

”اور (اے رسول مکرم ﷺ!) ہم نے آپ کو دنیا کے تمام لوگوں کے لیے (جنت کی) بشارت دینے والا اور (دوزخ سے) ڈرانے والا بنا بھیجا ہے۔“

"And (Ya Habib! ﷺ) We sent you as a bearer of glad tidings (of Paradise) and a warner (of Hell) to all the people of the world."

اس آیت میں یہ تصریح ہے کہ دنیا کے تمام لوگوں کے لیے آپ ﷺ رسول ہیں۔ اگر آپ ﷺ کے بعد کسی نبی کی بعثت کو جائز قرار دیا جائے تو لازم آئے گا کہ آپ ﷺ تمام لوگوں کے لیے رسول نہیں ہیں

بلکہ بعض لوگوں کے لیے کوئی اور رسول آئے گا، اور اس سے یہ آیت کاذب ہو جائے گی، جب کہ قرآن مجید کا کاذب ہونا محال ہے، اس سے لازم آیا کہ آپ ﷺ کے بعد کسی اور نبی کا آنا محال ہے۔

In this verse, it is stated that he is Rasool for all the people of the world. If the sending of a prophet after him (ﷺ) is justified, then it will be necessary that he (ﷺ) is not a Rasool for all people, but another Rasool will come for some people, and this thing will make this verse null. when it is impossible to falsify the Holy Qur'an, it follows that it is impossible for another prophet to come after him.

(۴) قُلْ يَآيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا۔ (الاعراف : 7 : 158)

”(اے حبیب! ﷺ) آپ کہیے: اے لوگو! بے شک میں تم سب کی طرف اللہ رسول ہوں۔“

اس آیت کا مفہوم بھی یہی ہے کہ اگر آپ ﷺ کے بعد کسی نبی کا آنا ممکن ہو تو پھر آپ ﷺ سب کے لیے رسول نہیں رہیں گے۔

"(Ya Habib! ﷺ) Tell everyone: O people! Indeed, I am the Messenger of Allah to you all."

This verse also tells us that if it is possible for a person to come after him (ﷺ) as a prophet, then he (ﷺ) will not be a messenger for all.

(۵) وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۔ (الانبیاء : 17 : 107)

”اور ہم نے آپ (ﷺ) کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔“

یہ آیت بھی واضح کرتی ہے کہ اگر آپ ﷺ کے بعد کسی اور شخص کے لیے رسول بن کر آنا ممکن ہو تو پھر آپ ﷺ تمام جہانوں کے لیے رحمت نہیں رہیں گے۔

"And (Ya Habib! ﷺ) And We have sent you (ﷺ) as a mercy for all the worlds."

This verse also makes it clear that if it is possible for someone else to come as a messenger or prophet after him (ﷺ), then he (ﷺ) will not be a mercy for all the worlds.

(۲) تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرَا ۔ (الفرقان : 20 : 1)

”وہ ذات برکت والی ہے جس نے اپنے عبد کامل پر وہ کتاب نازل کی جو حق اور باطل میں فرق کرنے والی ہے تاکہ وہ عبد کامل تمام جہانوں کے لیے (عذاب سے) ڈرانے والا ہو جائے۔“

"Blessed is He Who sent down upon His perfect worshiper the Book which distinguishes between truth and falsehood, so that he may become a warner (of punishment) for all the worlds."

عقیدۂ ختم نبوّت اور فرامین رسالت مآب ﷺ:

قرآن کریم کے سیاق و سباق اور لغت کے اعتبار سے لفظ ”خَاتَمُ“ کا مفہوم آخر النبیین ہے، اور اس کی تائید حضور محبوب کریم ﷺ کے فرامین بھی کرتے ہیں۔ بطور امثلہ ہم چند صحیح احادیث بیان کرتے ہیں:

Dear brothers! According to the context of the Holy Quran and its lexical research, the meaning of the word "خَاتَمُ" is the completion of the Prophets, and it is supported by the verdicts and judgments of Sayyiduna Rasool Allah (ﷺ). As an example, we narrate some authentic Ahadith:

۱۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ عبد الرحمٰن بن صخر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

☆ "كَانَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ تَسُوْسُهُمُ الأَنْبِيَاءُ، كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ، وَسَيَكُوْنُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُوْنَ۔"

(امام محمد بن اسماعیل البخاری، الجامع الصحیح : کتاب المناقب، باب ما ذکر عن بنی اسرائیل، الرقم : 3456، 691/4)

”بنی اسرائیل کی قیادت انبیاء کرتے تھے، جب کوئی نبی وفات پاجاتا تو دوسرا نبی اس کا خلیفہ (جانشین) ہوتا، مگر میرے بعد کوئی (نیا) نبی نہ ہوگا، البتہ خلفاء ضرور ہوں گے، اور وہ کثرت کے ساتھ ہوں گے۔“

1. Sayyiduna Abu Huraira Abdul Rahman bin Sakhar (رضی اللہ عنہ) narrated that Sayyiduna Rasool Allah (ﷺ) said:

"The prophets (علیہم السلام) used to lead Bani Israel. When a prophet died, another prophet would be his caliph (successor), but there will be no (new) prophet after me, however there will be caliphs, and they will be numerous."

۲۔ حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور سیدنا خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:

☆ "إِنَّ مَثَلِيْ وَمَثَلَ الأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِيْ، كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى بَيْتًا فَأَحْسَنَهٗ وَأَجْمَلَهٗ، إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِهٖ، وَيَعْجَبُوْنَ لَهٗ، وَيَقُوْلُوْنَ هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ؟ قَالَ: فَأَنَا اللَّبِنَةُ، وَ أَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّيْنَ۔"

(امام محمد بن اسماعیل البخاری، الجامع الصحیح: کتاب المناقب، باب ما ذکر عن بنی اسرائیل، الرقم: 3535، 186/4)

"میری اور مجھ سے پہلے گزرے ہوئے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک عمارت بنائی اور اس نے وہ عمارت نہایت حسین و جمیل بنائی، مگر اس نے ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ اس عمارت کے گرد پھرتے اور اس کے حسن و جمال پر حیرت کا اظہار کرتے تھے، مگر کہتے تھے کہ یہ اینٹ کیوں نہ رکھی گئی؟ تو وہ اینٹ میں ہوں، اور میں خاتم النبیین ہوں۔"

2. Hazrat Abu Huraira (رضی اللہ عنہ) narrated that Sayyiduna Rasool Allah (ﷺ) said:

"The example of me and the prophets who passed before me is like a person who built a building and he built that building very beautiful and attractive, but he left a brick in one corner. People used to walk around this building and express their surprise at its beauty, but they used to say why this brick was not kept? So I am that brick, and I am the last of all the Prophets."

جسٹس پیر کرم شاہ رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث شریف کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اگر ہم اس ایک حدیث میں غور کریں تو بلاغت نبوی ﷺ کے اعجاز کا اعتراف کرنا پڑے گا۔ جب ایک عمارت مکمل ہو جاتی ہے اور اس میں کوئی خالی جگہ باقی نہیں رہتی تو کوئی ماہر سے ماہر انجینئر بھی اس میں ایک

اینٹ کا اضافہ نہیں کر سکتا۔ ہاں اس کی ایک ہی صورت ہے کہ پہلی اینٹوں میں سے کوئی اینٹ توڑ کر وہاں سے نکال لی جائے اور پھر اس خالی کرائی ہوئی جگہ کوئی نئی اینٹ لگا دی جائے۔ حضور کریم ﷺ کی تشریف آوری سے قصرِ نبوت مکمل ہو گیا۔ اب اس میں کسی اور نئے نبی کی گنجائش نہیں، بجز اس کے کہ سابقہ انبیاء علیہم السلام میں سے کسی نبی کو وہاں سے نکالا جائے اور مرزا غلام احمد کے لیے جگہ بنائی جائے۔ کیا کوئی عقل سلیم اس کو گوارا کرے گی؟ قصر نبوت کی اس توڑ پھوڑ کو کیا اللہ تعالیٰ کی غیرت برداشت کرے گی؟ ہر گز نہیں۔ یہ ایک حدیث ہی اتنی جامع اور اتنی معنی خیز اور اتنی بصیرت افروز ہے کہ ختم نبوت کے لیے مزید کسی دلیل کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔" (جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری، تفسیر ضیاء القرآن: مطبوعہ ضیاء القرآن پبلیکیشنز، لاہور، 5/69)

۳۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور سیدنا رحمۃ للعالمین ﷺ نے فرمایا:

☆ "فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ: أُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُوْرًا وَمَسْجِدًا، وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ۔"

(امام مسلم بن الحجاج، الجامع الصحيح : كتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب فضل نسب النبی ﷺ ، الرقم: 523، 371/1)

"مجھے چھ باتوں میں انبیاء پر فضیلت دی گئی: مجھے جوامع الکلم سے نوازا گیا، (یعنی میری گفتگو میں الفاظ مختصر اور معانی کا بحر بیدا کنار ہوتا ہے)۔ اور رعب و دبدبہ کے ذریعے میری مدد فرمائی گئی۔ اور میرے لیے غنیمت کا مال حلال کر دیا گیا۔ اور میرے لیے ساری زمین کو پاکیزہ کر دی گئی (یعنی مجھے مٹی سے تیمم کرنے کی اجازت دی گئی) اور اسے میرے لیے سجدہ گاہ بنا دیا گیا۔ اور مجھے تمام مخلوق کے لیے رسول بنایا گیا۔ اور میری ذات کے ساتھ ہی انبیاء کرام علیہم السلام کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔"

3. Hazrat Abu Huraira (رضی اللہ عنہ) narrated that Sayyiduna Rasool Allah (ﷺ) said: "I was given superiority over the Prophets in six things: I was blessed with Jawami' al-Kalim, (that is, in my speech the words are short but their meanings are very wide). And through terror I was helped. And the booty was made lawful for me. And the whole earth was purified for me (i.e. I was allowed to perform Tayammum with clay) and it was made a place of

prostration for me. And I was made a Rasool to all creation. And along with myself, the chain of Prophets (علیہم السلام) was terminated."

۴۔ حضرت سیدنا حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور سرور دوعالم ﷺ نے فرمایا:

☆ "ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ، فَلَا نُبُوَّةَ بَعْدِيْ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ، قِيلَ: وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الرَّجُلُ أَوْ تُرى لَهُ۔"

(امام سلیمان بن احمد الطبرانی، المعجم الکبیر: باب الحاء، احادیث ابی الطفیل عامر بن واثلة، الرقم: 3051، 179/3)

”نبوت ختم ہو گئی ہے، میرے بعد کوئی نبوت نہیں سوائے مبشرات کے، عرض کیا گیا: اور مبشرات کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ نیک خواب ہیں جو ایک آدمی دیکھتا ہے، یا اسے دکھایا جاتا ہے۔“

4. Hazrat Usaid bin Hudair (رضی اللہ عنہ) narrated that Hazrat Rasool Allah (ﷺ) said: "Prophecy has ended, there will be no prophecy after me except the glad tidings." He was asked: And what are the glad tidings? Rasool Allah (ﷺ) said: These are good dreams that a person sees or is shown to him."

۵۔ حضرت سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

☆ "وَ إِنَّهُ سَيَكُوْنُ فِيْ أُمَّتِيْ كَذَّابُوْنَ ثَلَاثُوْنَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، وَ أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ، لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ۔"

(امام ابو داؤد سلیمان بن الاشعث السجستانی، السنن: کتاب الفتن والملاحم، باب ذکر الفتن ودلائلها، الرقم: 4252، 47/4)

”اور بے شک میری امت میں تیس جھوٹے لوگ ہوں گے، ان میں سے ہر ایک اپنے آپ کے بارے میں گمان کرے گا کہ وہ نبی ہے، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی (نیا) نبی نہیں (آئے گا)۔“

5. Sayyiduna Soban (رضی اللہ عنہ) narrated that Sayyiduna Rasool Allah (ﷺ) said: "And surely there will be thirty liars in my Ummah, each one of them will think about himself that he is a Prophet, although I am the last of the Prophets, no (new) Prophet (will come) after me."

۶۔ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور سیدنا شفیع المذنبین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

☆ "إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ، فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِيْ وَلَا نَبِيَّ۔"

(امام احمد بن حنبل الشیبانی، المسند: مسند المکّیین، حدیث عمرو بن الجموع رضی اللہ عنہ، الرقم: 15549، 317/24)

”بے شک رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی ہے، لہٰذا میرے بعد نہ تو کوئی رسول ہے، اور نہ کوئی نبی۔“

6. Hazrat Anas bin Malik (رضی اللہ عنہ) narrated that Hazrat Rasool Allah (ﷺ) said: "Indeed, Messengership (Risalat) and Prophethood (Nubuwat) have been cut off, so there is neither a Messenger (Rasool) nor a Prophet (Nabi) after me."

اس حدیث شریف میں حضور خاتم النبیین ﷺ نے ختم نبوت کی ایسی تصریح فرمائی ہے جس کی کوئی تأویل بالکل ممکن ہی نہیں ہے۔ لہٰذا اس تصریح کے بعد اگر کوئی شخص اپنی نبوت کا دعویٰ کرے، اور کوئی دوسرا شخص اس کے باطل دعوے کو تسلیم کرے، تو یہ بالیقین کفر اور الحاد ہے۔

In this Hadith Sharif, Huzoor Sayyiduna Rasool Allah (ﷺ) has explained the completion of prophethood in such a way that it is not possible to interpret it at all. Therefore, after this explanation, if a person claims his prophethood and another person accepts his false claim, it is absolute disbelief (Kufr) and atheism.

۷۔ حضرت سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور سیدنا امام الانبیاء ﷺ نے ارشاد فرمایا:

☆ "أَنَا مُحَمَّدٌ، وَ أَنَا أَحْمَدُ، وَ أَنَا الْمَاحِي، الَّذِيْ يُمْحٰى بِيَ الْكُفْرُ، وَ أَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى عَقِبِيْ، وَ أَنَا الْعَاقِبُ وَ الْعَاقِبُ الَّذِيْ لَيْسَ بَعْدَهٗ نَبِيٌّ۔"

(امام مسلم بن الحجاج القشیری، الجامع الصحیح: کتاب الفضائل، باب فی اسمائہ ﷺ، الرقم: 2354، 1828/4)

”میں محمد ہوں، اور میں احمد ہوں، اور میں ماحی ہوں کہ میرے ذریعہ سے کفر کو مٹایا جائے گا، اور میں حاشر ہوں کہ میرے بعد لوگ میدانِ محشر میں جمع کیے جائیں گے (یعنی میرے بعد اب بس قیامت ہی آنی ہے)، اور میں عاقب ہوں اور عاقب وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔“

7. Hazrat Jubair bin Mutim (رضی اللہ عنہ) narrated that Hazrat Rasool Allah (ﷺ) said:

"I am Muhammad, and I am Ahmad, and I am Mahi that disbelief will be wiped out through me, and I am Hashir that after me people will be gathered in the field of Mahshar (it means, after me, only the Day of Judgment will come.), and I am Aqib, and Aqib is he after whom there is no Prophet."

۸۔ حضرت سیدنا عبد الرحمن بن جبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک روز حضور محبوب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مکان سے نکل کر ہمارے درمیان اس انداز سے تشریف لائے، گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے رخصت ہو رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا:

☆ "أَنَا مُحَمَّدٌ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ، وَلَا نَبِيَّ بَعْدِيْ۔"

(امام احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی، المسند: مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله عنہما، الرقم: 6606، 179/11)

"میں محمد، نبی امی ہوں، اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔"

8. Sayyiduna Jubair bin Mut'im (رضی اللہ عنہ) narrated that I heard Sayyiduna Abdullah bin Amr bin Al-Aas (رضی اللہ عنہما) saying:

One day Sayyiduna Rasool Allah (ﷺ) came out of his house and came among us in such a manner as if he (ﷺ) was leaving us. Then he (ﷺ) said three times:

"I am Muhammad, the Prophet, and there is no prophet after me."

۹۔ حضرت سیدنا ابو امامہ الباہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

☆ "وَإِنَّ اللهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا إِلَّا حَذَّرَ أُمَّتَهُ الدَّجَّالَ، وَأَنَا آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ، وَأَنْتُمْ آخِرُ الْأُمَمِ، وَهُوَ خَارِجٌ فِيكُمْ لَا مَحَالَةَ۔"

(امام محمد بن يزيد بن ماجة القزوينی، السنن: كتاب الفتن، باب فتنة الدجال و خروج عيسى بن مريم، الرقم:4077، 1359/2)

"اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی نہیں بھیجا جس نے اپنی امت کو دجال کے خروج سے نہ ڈرایا ہو۔ اب میں آخری نبی ہوں، اور تم آخری امت ہو۔ وہ ضرور تمہارے اندر ہی نکلے گا۔"

9. Hazrat Abu Umamah al-Bahili (رضی اللہ عنہ) narrated that Sayyiduna Rasool Allah (ﷺ) delivered a sermon to us, and He (ﷺ) said:

"The prophet whom Allah Ta'ala sent, warned his Ummah against the appearance of Dajjal. Now I am the last of all prophets, and you are the last of all nations, and Dajjal will definitely come out of you."

اس حدیث سے دو اہم امور ثابت ہو رہے ہیں، ایک یہ کہ حضور اکرم ﷺ آخر الانبیاء ہیں، اور دوسرا امر یہ کہ حضور ﷺ کی امت آخر الامم ہے۔

This Hadith proves two important things, one is that Sayyiduna Muhammad (ﷺ) is the last Prophet, and the other is that the Ummah of Rasool Allah (ﷺ) is the last Ummah.

۱۰۔ حضرت سیدنا مولیٰ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ کے شمائل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ۔"

(امام محمد بن عیسٰی الترمذی، الجامع السنن: ابواب المناقب، باب ما جاء فی صفة النبی ﷺ، الرقم: 3638، 35/6)

"حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے دو کندھوں کے درمیان مہرِ نبوّت تھی، اور آپ خاتم النبیین تھے۔"

10. While describing the noble characteristics of Sayyiduna Rasool Allah (ﷺ), Hazrat Mola Ali al-Murtaza (رضی اللہ عنہ) stated:

"There was the Seal of Prophethood between the two shoulders of Hazrat Muhammad Mustafa (ﷺ), and He (ﷺ) was the Last of all the Prophets."

۱۱۔ حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما حضور جانِ دوعالم ﷺ سے ایک حدیث روایت فرماتے ہیں:

"أَنَّ عُمَرَ أَتَاهُ فَقَالَ: إِنَّا نَسْمَعُ أَحَادِيْثَ مِنَ الْيَهُوْدِ تُعْجِبُنَا أَفَتَرىٰ أَنْ نَكْتُبَ بَعْضَهَا؟ فَقَالَ: "أَمُتَهَوِّكُوْنَ أَنْتُمْ كَمَا تَهَوَّكَتِ الْيَهُوْدُ والنَّصَارىٰ؟ لَقَدْ جِئْتُكُمْ بِهَا بَيْضَاءَ نَقِيَّةً، وَلَوْكَانَ مُوْسىٰ حَيًّا مَا وَسِعَهُ إِلَّا اتِّبَاعِيْ۔"

(امام ابوبکر احمد بن الحسین بن علی البیہقی، شعب الایمان: باب ذکر حدیث جمع القرآن، الرقم: 347، 175/1)

"حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سیدنا رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، اور عرض کیا: ہم یہودیوں سے کچھ ایسی احادیث سنتے ہیں جو ہمیں پسند آتی ہیں، کیا آپ ﷺ کی رائے میں ہم ان میں سے کچھ لکھ لیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم بھی اس طرح حیران و پریشان ہو گئے ہو جس طرح یہود و نصاریٰ ہو گئے تھے؟ میں تمہارے پاس اس (دین) کو سفید و صاف (یعنی واضح اور کامل) حالت میں لے کر آیا ہوں۔ اگر حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام آج زندہ ہوتے تو ان کے لیے بھی میری اتباع کے سوا کوئی چارہ نہ ہوتا۔"

11. Hazrat Jubir bin Abdullah (رضی اللہ عنہما) narrated from Hazrat Rasool Allah (ﷺ): "Hazrat Umar (رضی اللہ عنہ) came to Rasool Allah (ﷺ) and said: "We hear some narrations from the Jews that we find impressive; do you think we should write some of them down?" The Holy Prophet (ﷺ) replied: "Are you hesitating and being led astray like the Jews and the Christians were? I have certainly come to you with a pure and clear message. If Sayyiduna Musa (علیہ السلام) were alive today, he would have no choice but to follow me."

مذکورہ بالا تمام فرامین رسالت مآب ﷺ کی روشنی میں خوب واضح ہو گیا ہے کہ آپ ﷺ آخری نبی اور آخری رسول ہیں، اور آپ ﷺ کے بعد کسی کو اس عہدہ پر فائز نہیں کیا جائے گا۔ نیز آپ ﷺ سے پہلے جتنے انبیاء کرام علیہم السلام تشریف لائے، ان میں سے ہر نبی نے اپنے بعد آنے والے نبی کی بشارت دی اور اپنے سے پہلے انبیاء کی تصدیق کی۔ آقا کریم ﷺ نے گزشتہ انبیاء کرام علیہم السلام کی تصدیق تو فرمائی مگر کسی نئے آنے والے نبی کی بشارت نہیں دی۔

When we think about these mentioned Ahadith, we know that Sayyiduna Rasool Allah (ﷺ) is the last prophet and the last messenger (Rasool), and no one will be appointed to this position after him. Furthermore, among all the prophets who came before him, every prophet gave good news of the prophet who would come after him, and he confirmed the prophets before

him. Huzoor Rasool Allah (ﷺ) confirmed all the previous Prophets (علیہم السلام), but he didn't give the news of a new prophet.

حضور ﷺ کی ختم نبوّت پر صحابہ کرام علیہم الرضوان کا اجماع:

قرآن و سنت کے بعد اہم ترین حیثیت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اجماع کی ہے۔ یہ بات تمام معتبر تاریخی روایات سے ثابت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی وفات کے فوراً بعد جن لوگوں نے نبوّت کا دعویٰ کیا اور جن لوگوں نے ان کی نبوّت کو تسلیم کیا، ان سب کے خلاف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بالاتفاق جنگ کی تھی۔

After the Holy Qur'an and the Sunnah, the consensus of the Companions of Rasool Allah (ﷺ) is the most important. It is proved by all reliable and historical sources that immediately after the death of Rasool Allah (ﷺ), the Companions fought against all those people who claimed prophethood and those who accepted their prophethood.

اس سلسلے میں خصوصیت کے ساتھ مسیلمہ کذّاب کا معاملہ قابل ذکر ہے۔ یہ شخص حضور نبی کریم ﷺ کی نبوّت کا منکر نہیں تھا، بلکہ اس کا دعویٰ تھا کہ اسے حضور ﷺ کے ساتھ نبوّت میں شریک بنایا گیا ہے۔ اس نے حضور ﷺ کی طرف جو خط لکھا تھا، اس کے الفاظ سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے:

In this regard, the case of Musailmah Kazzab is particularly notable. This person didn't deny the prophethood of Rasool Allah (ﷺ), rather he claimed that he was made a partner in the prophethood with Rasool Allah (ﷺ). The same is evident from the words of the letter he wrote to Rasool Allah (ﷺ):

"مِنْ مُسَيْلَمَةَ رَسُوْلِ اللهِ إِلٰى مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللهِ، سَلَامٌ عَلَيْكَ، فَإِنِّيْ قَدْ أُشْرِكْتُ فِي الْأَمْرِ مَعَكَ۔"

(امام محمد بن جریر الطبری، تاریخ الرسل والملوک: باب سنة عشر، فصل: كتاب مسيلمة الى رسول الله والجواب عنه، 146/3)

"مسیلمہ رسول اللہ کی طرف سے محمد رسول اللہ کی طرف۔ آپ پر سلام ہو۔ پس میں آپ کے ساتھ نبوّت کے معاملے میں شریک کیا گیا ہوں۔"

"From Musailmah Rasool Allah to Muhammad Rasool Allah (ﷺ). Peace be upon you. So I have been associated with you in the matter of prophethood."

علاوہ ازیں امام ابن جریر الطبری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ مسیلمہ کذاب کا مؤذن عبد اللہ بن النواحۃ نامی ایک شخص تھا، جو اذان کہتے ہوئے "أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ" (ﷺ) کے الفاظ بھی کہتا تھا، جب کہ اقامت کہنے والا شخص حجیر بن عمیر اقامت میں یہ الفاظ زیادہ بلند آواز سے کہتا تھا۔

(امام محمد بن جرير الطبرى، تاريخ الرسل والملوك: الجزء الثالث، باب سنة عشر، ذكر بقية خبر مسيلمة الكذاب---، 283/3)

In addition, Imam Ibn-e-Jarir al-Tabari (رحمۃ اللہ علیہ) has also stated that the Muazzin of Musailmah Kazzab was a person, named Abdullah bin Al-Nawaha, who used to say the words "أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ" (ﷺ) while saying the Adhan, and there was an other person, named Hujair bin Umair who used to say these words more loudly in Iqamah while saying the Iqamah.

اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیلمہ کذاب اللہ تعالیٰ کی توحید اور حضور نبی اکرم ﷺ کی رسالت کا اقرار کرتا تھا۔ وہ پانچ وقت کی نماز با جماعت کا اہتمام کرتا تھا۔ اس کے ہاں دی جانے والی اذان میں "أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ" (ﷺ) کے الفاظ بھی کہے جاتے تھے۔ اس صریح اقرارِ رسالت محمدی ﷺ کے باوجود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے کافر، خارج از اسلام اور واجب القتل قرار دیا، اور اس کے خلاف یمامہ کے مقام پر سخت ترین جنگ لڑی جس میں وہ حضرت وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں واصل جہنم ہوا۔

From this naration, it is known that Musailmah Kazzab used to confess the Oneness of Allah Taala and the prophethood of Muhammad Rasool Allah (ﷺ). He used to organize five daily prayers with congregation. In the Adhan that was called with him, the words "أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ" (ﷺ) were also said. Despite this clear acknowledgment of the prophethood of

Muhammad Rasool Allah (ﷺ), the Companions declared him to be a disbeliever (Kafir), out of Islam and liable to be killed, and they fought a fierce battle against him at the place of Yamamah, in which he was killed by Hazrat Wahshi bin Harab (رضی اللہ عنہ).

تحفظِ عقیدۂ ختم نبوّت کے لیے صحابہ و تابعین علیہم الرضوان کا کردار:

عقیدۂ ختم نبوّت کا تحفظ امت مسلمہ کے لیے کس قدر اہمیت کا حامل ہے۔ ذرا ملاحظہ فرمائیے:

The protection of the belief of the finality of Prophethood has a great importance for the Muslim Ummah. Just have a look:

قاضی سلیمان سلمان منصور پوری کی تحقیق کے مطابق عہد رسالت مآب ﷺ میں پیش آنے والے تمام غزوات و سرایا میں مسلمانوں اور کفار دونوں طرف سے جو افراد جنگوں میں مارے گئے، ان کی کل تعداد 1018 بنتی ہے۔ اس تعداد میں بدر، احد، خندق، طائف اور حنین کے غزوات میں شہداء صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، رجیع اور بئر معونہ کے مقامات پر غداری سے شہید کیے جانے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، اور حضرت سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے حکم سے قتل کیے جانے والے یہودِ بنو قریظہ کے مقتولین بھی شامل ہیں۔

(قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری، رحمۃ للعالمین: مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز تاجران کتب، کشمیری بازار، لاہور، س ن، 2/267)

According to Qazi Sulaiman Salman Mansoor Puri's research, the total number of people who were killed in wars by both Muslims and infidels in all the battles and raids (Ghazawaat and Saraya) that took place during the era of Rasool Allah (ﷺ) is 1018. The martyrs of the companions in the battles of Badr, Uhud, Khandaq, Taif and Hunain, and the companions who were martyred by treachery at the places of Raji' and Bair Ma'una, and the Jews of Banu Quraiza who were killed by the order of Sayyiduna Sa'd bin Mu'az (رضی اللہ عنہ) and other victims are also included in this number, 1018.

حضور آقا کریم ﷺ کی حیات مبارکہ کے دوران ہی مسیلمہ کذّاب نے نبوّت کا دعویٰ کر دیا مگر حضور خاتم النبیین ﷺ کو اس کی بیخ کنی کا موقع نہ مل سکا۔ آپ ﷺ کے وصال کے بعد حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس فتنے کا قلع قمع کرنا اپنی اوّلین ترجیح قرار دیا۔

؎ سب صحابہ کا ہے یہ عقیدہ اٹل ہیں یہ خیر الوریٰ خاتم الانبیاء

During the blessed life of Sayyiduna Rasool Allah (ﷺ), Musailmah Kazzab claimed prophethood, but he (ﷺ) didn't get the chance to eliminate him. So, after the death of Rasool Allah (ﷺ), when Sayyiduna Abu Bakr Siddique (رضی اللہ عنہ) bacame the Caliph of Muslim Ummah, he declared it as his first priority to eradicate this temptation (Fitna).

حضرت سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی قیادت میں مسلمانوں کی اس کے ساتھ یمامہ کے مقام پر گھمسان کی جنگ ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو شاندار فتح و کامیابی عطا فرمائی۔ مسیلمہ کی فوج کے چودہ ہزار لوگ مارے گئے۔ اگر ہم مسلمان شہداء کی بات کریں تو اہل مدینہ میں سے تین سو ساٹھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شہید ہوئے، جب کہ اہل مدینہ کے علاوہ دیگر مہاجرین اور تابعین رضی اللہ عنہم میں سے چھ سو سے زائد مسلمانوں نے جام شہادت نوش کیا۔ اس جنگ میں شہید ہونے والے اکثر صحابہ کرام و تابعین عظام رضی اللہ عنہم قرآن کریم کے حفاظ اور قراء تھے۔

(امام محمد بن جریر الطبری، تاریخ الرسل والملوک: باب سنة عشر، ذکر بقية خبر مسيلمة الكذاب۔۔۔، 296۔97/3)

Under the leadership of Sayyiduna Khalid bin Waleed (رضی اللہ عنہ), the Muslims fought a brutal war with him at the place of Yamama. Allah Ta'ala granted the Muslims a wonderful victory and success. Fourteen thousand men of Musailma's army were killed. If we talk about Muslim martyrs, three hundred and sixty Companions of the people of Madina were martyred, while more than six hundred Muslims were martyred among the emigrants (Muhajireen) and followers besides the people of Madina. Most of the

companions and followers who were martyred in this war, were the reciters of the Holy Quran who had learnt it by heart.

محترم حضرات! حضور سرور عالم ﷺ کی ظاہری حیات مبارکہ میں مسلمانوں نے تمام غزوات اور سرایا میں جتنی قربانیاں دیں، ان کی مجموعی تعداد سے کئی گنا زیادہ قربانیاں صرف جنگ یمامہ میں پیش کیں، کیونکہ یہ جنگ عقیدۂ ختم نبوّت کے تحفظ کے لیے لڑی گئی تھی۔ اسی طرح تمام غزوات اور سرایا میں جو کفار واصل جہنم ہوئے، اس سے کئی گنا زیادہ لوگ صرف اس ایک جنگ میں قتل کیے گئے۔

اس طرزِ عمل سے اظہر من الشمس ہوتا ہے کہ خلیفۃ المسلمین، حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حکم سے مسلمانوں نے اپنی جانیں قربان کرکے قیامت تک آنے والے لوگوں کو سبق سکھادیا کہ حضور خاتم المرسلین ﷺ کی ختم نبوّت کے تحفظ کے لیے مسلم امہ کو جتنی بھی قربانیاں پیش کرنی پڑیں، ان سے قطعاً دریغ نہیں کیا جائے گا، اور وہ ہر حال میں پیش کی جائیں گی۔

Dear brothers! During the visible life of Rasool Allah (ﷺ), Muslims offered many sacrifices in all the battles and raids (Ghazawaat and Saraya), but many times more than their total number of sacrifices were offered only in the Battle of Yamama, because this battle was fought for the protection of the belief in the finality of Prophethood. In the same way, many disbelievers were sent to hell in all the battles and raid (Ghazawaat and Saraya), but many times more people were killed in this one battle alone.

By this behavior, it is evident that by the order of the Caliph of the Muslims, Sayyiduna Abu Bakr Siddique (رضی اللہ عنہ), the Muslims sacrificed their lives to teach the people who will come to the Day of Judgment that whatever sacrifices the Muslim Ummah has to offer to protect the finality of the

prophethood of Rasool Allah (ﷺ), they will definitely not be withdrawn, and they will be offered in all circumstances.

مفسرین کے اقوال کی روشنی میں تحفظِ عقیدۂ ختم نبوّت:

اسلام کی پہلی صدی سے لے عصر حاضر تک ہر زمانے کے اور پوری دنیائے اسلام میں ہر ملک کے علماء و مشائخ اس عقیدے پر متفق ہیں کہ حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعد کوئی شخص نبی نہیں ہو سکتا، اور جو بھی آپ ﷺ کے بعد اس منصب کا دعویٰ کرے، اور جو اس کے اس دعوے کو مانے، وہ کافر اور ملت اسلامیہ سے خارج ہے۔ اس سلسلہ میں ہم چند ایک شواہد بیان کرتے ہیں:

From the first century of Islam to the present day, the Muslim scholars of all periods and Ulama of every country in the entire Islamic world agree on the belief that no one can be a prophet after Sayyiduna Muhammad Mustafa (ﷺ). Whoever claims this position after him (ﷺ) and whoever accepts his claim, he is a disbeliever (Kafir) and excluded from the Muslim Ummah. In this regard, we state some evidences:

۱۔ علامہ ناصر الدین ابو سعید عبد اللہ بن عمر بن محمد البیضاوی الشیرازی رحمۃ اللہ علیہ یوں رقم طراز ہیں:

"وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ وَآخِرَهُمُ، الَّذِيْ خَتَمَهُمْ أَوْ خُتِمُوْا بِهٖ عَلٰى قِرَاءَةِ عَاصِمٍ بِالْفَتْحِ، وَلَوْ كَانَ لَهُ ابْنٌ بَالِغٌ لَاقَ بِمَنْصِبِهٖ أَنْ يَكُوْنَ نَبِيًّا، كَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فِيْ إِبْرَاهِيْمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ: «لَوْ عَاشَ لَكَانَ نَبِيًّا»، وَلَا يُقْدَحُ فِيْهِ نُزُوْلُ عِيسٰى بَعْدَهٗ، لِأَنَّهٗ إِذَا نَزَلَ كَانَ عَلٰى دِيْنِهٖ، مَعَ أَنَّ الْمُرَادَ مِنْهُ أَنَّهٗ آخِرُ مَنْ نُبِّئَ، وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا فَيَعْلَمُ مَنْ يُلِيْقُ بِأَنْ يُخْتَمَ بِهِ النُّبُوَّةُ وَكَيْفَ يَنْبَغِيْ شَأْنُهٗ۔"

(امام ناصر الدين عبد الله بن عمر البيضاوی، انوار التنزيل واسرار التاويل : سورة الاحزاب، الآية: 40، 233/4)

"اور (آپ ﷺ) نبیوں پر مہر لگانے والے (یعنی آخری نبی) اور ان کے آخر میں ہیں، جنہوں نے ان (سب انبیاء) پر مہر لگائی، یا ان (سب) پر آپ ﷺ کے ذریعے مہر لگائی گئی (یعنی نبوّت کا سلسلہ ختم کر دیا گیا)۔ امام عاصم کی قرأت کے مطابق "خُتِمُوا" کے الفاظ کے ساتھ (یعنی فتحہ کے ساتھ پڑھا جاتا ہے)۔ اور اگر آپ ﷺ کا کوئی بالغ بیٹا (زندہ) ہوتا تو وہ بھی نبی ہونے کے منصب کے لائق ہوتا، جیسا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے

اپنے صاحبزادے ابراہیم کی وفات کے وقت فرمایا تھا: "اگر وہ زندہ رہتا تو نبی ہوتا"۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آپ ﷺ کے بعد (زمین پر) نزول اس (ختم نبوّت) میں کوئی خلل پیدا نہیں کرے گا، کیونکہ جب وہ نازل ہوں گے تو آپ ﷺ ہی کے دین (شریعت) پر عمل کریں گے، اگرچہ اس (خاتم النبیین) کا مقصد یہ ہے کہ آپ ﷺ آخری شخص ہیں جنہیں نبی بنا کر بھیجا گیا۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے، پس وہ جانتا ہے کہ نبوّت کی مہر کس کے ساتھ لگائی جانے کے لائق ہے، اور اس کا حال کیسا ہونا چاہیے۔"

۲۔ حافظ ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر الشافعی الدمشقی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"وَقَدْ أَخْبَرَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْ كِتَابِهٖ وَرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّنَّةِ الْمُتَوَاتِرَةِ عَنْهُ أَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ، لِيَعْلَمُوْا أَنَّ كُلَّ مَنِ ادَّعٰى هٰذَا الْمَقَامَ بَعْدَهٗ فَهُوَ كَذَّابٌ وَ أَفَّاكٌ دَجَّالٌ ضَالٌّ مُضِلٌّ۔"

(امام ابوالفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی الدمشقی، تفسیر القرآن العظیم: سورۃ الاحزاب، الآیۃ: 40، 384/6)

"یقیناً اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب (قرآن مجید) اور اس کے رسول نے سنت (حدیث مبارکہ) جو آپ ﷺ سے متواتر منقول ہے، میں خبر دی ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہے، تاکہ لوگوں کو علم ہو جائے کہ ہر وہ شخص جو حضور نبی کریم ﷺ کے بعد اس مقام (نبوت) کا دعویٰ کرے، وہ بہت بڑا جھوٹ بولنے والا، بہت بڑا بہتان باندھنے والا، دجال، خود بھی گمراہ اور دوسروں کو بھی گمراہ کرنے والا ہے۔"

2. Allama Ismaeel bin Umar bin Kasir al-Damishqi al-Shaf'i (رحمۃ اللہ علیہ) said:

"Surely, Allah Ta'ala has described in His Book (Quran) and His Rasool (ﷺ) has described in the Sunnah (Hadith) which is regularly transmitted from the Holy Prophet (ﷺ) that there is no new Prophet after him (ﷺ), so that the people may know that anyone who claims this position (of prophethood) after the Rasool Allah (ﷺ) is a great liar, a great false slanderer, an antichrist (Dajjal), a misleader and a deceiver."

۳۔ علامہ ابوحیان اثیر الدین محمد بن یوسف بن علی الاندلسی رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں:

"وَمَنْ ذَهَبَ إِلٰى أَنَّ النُّبُوَّةَ مُكْتَسَبَةٌ لَا تَنْقَطِعُ، أَوْ إِلٰى أَنَّ الْوَلِيَّ أَفْضَلُ مِنَ النَّبِيِّ، فَهُوَ زِنْدِيْقٌ يَجِبُ قَتْلُهٗ، وَقَدِ ادَّعَى النُّبُوَّةَ نَاسٌ، فَقَتَلَهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى ذٰلِكَ، وَكَانَ فِيْ

عَصْرِنَا شَخْصٌ مِنَ الْفُقَرَاءِ ادَّعَى النُّبُوَّةَ بِمَدِينَةِ مالقة، فَقَتَلَهُ السُّلْطَانُ بْنُ الْأَحْمَرِ، مَلِكُ الْأَنْدَلُسِ بِغَرْنَاطَةَ، وَصُلِبَ إِلٰى أَنْ تَنَاثَرَ لَحْمُهُ۔"

(امام ابوحیان اثیر الدین محمد بن یوسف بن علی الاندلسی، البحر المحیط فی التفسیر: سورۃ الاحزاب، الآیۃ: 40، 485/8)

"جس شخص کا یہ نظریہ ہو کہ نبوّت کا سلسلہ منقطع نہیں ہوا، اور اسے اب بھی حاصل کیا جاسکتا ہے، یا جس کا یہ عقیدہ ہو کہ ولی نبی سے افضل ہوتا ہے، وہ زندیق ہے اور واجب القتل ہے۔ آج تک جن لوگوں نے نبوّت کا دعویٰ کیا، مسلمانوں نے ان کو قتل کر دیا۔ ہمارے زمانے میں بھی فقراء میں سے ایک شخص نے شہر مالقہ میں نبوّت کا دعویٰ کیا تو اندلس کے بادشاہ نے غرناطہ میں اس کا سر قلم کر دیا، اور اس کی لاش کو سولی چڑھا دیا، وہ اسی حالت میں لٹکا رہا یہاں تک کہ اس کا گوشت گل کر گر پڑا۔"

3. Allama Aseer-ud-Din Abu Hayan al-Andulusi (رحمۃ اللہ علیہ) said:

"Whoever believes that the chain of Prophethood has not been broken, and it can still be attained, or whoever believes that the Wali is better than the Prophet, is a heretic and must be killed. Until today, those who claimed prophethood, the Muslims killed them. Even in our time, one of the poor people claimed prophethood in the city of Malacca, so the king of Andalusia beheaded him in Granada and put his body on the stake, and he was hung in that condition until his flesh fell down."

۴۔ علامہ شہاب الدین سید محمود بن عبد اللہ الحسینی الآلوسی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"وَالْمُرَادُ بِالنَّبِيِّ مَا هُوَ أَعَمُّ مِنَ الرَّسُولِ، فَيَلْزَمُ مِنْ كَوْنِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ كَوْنَهُ خَاتَمَ الْمُرْسَلِينَ. وَالْمُرَادُ بِكَوْنِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ خَاتَمَهُمُ انْقِطَاعُ حُدُوثِ وَصْفِ النُّبُوَّةِ فِي أَحَدٍ مِنَ الثَّقَلَيْنِ بَعْدَ تَحَلِّيهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ بِهَا فِي هَذِهِ النَّشْأَةِ۔۔۔ وَكَوْنُهُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ مِمَّا نَطَقَ بِهِ الْكِتَابُ، وَصَدَعَتْ بِهِ السُّنَّةُ، وَأَجْمَعَتْ عَلَيْهِ الْأُمَّةُ، فَيُكْفَرُ مُدَّعِي خِلَافِهِ، وَيُقْتَلُ إِنْ أَصَرَّ۔"

(امام السید محمود الآلوسی، روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی: سورۃ الاحزاب، الآیۃ: 40، 213-19/11)

”نبی کا لفظ عام ہے، اور رسول خاص ہے، اس لیے جناب رسول اللہ ﷺ کے خاتم النّبیین ہونے سے خاتم المرسلین ہونا لازمی ہے کہ اس دنیا میں آپ ﷺ کے منصب نبوّت پر فائز ہونے کے بعد کسی بھی انسان یا جن کو یہ منصب نصیب نہیں ہوگا۔۔۔ حضور ﷺ کا خاتم النبیین ہونا ایسا عقیدہ ہے جس کو قرآن پاک نے بیان فرمایا ہے، اور اس کی تصریح سنّتِ رسول ﷺ نے کی ہے، اور اس پر امت کا اجماع ہے۔ پس جو شخص نبوّت کا دعویٰ کرے گا، وہ کافر ہو جائے گا، (اور اگر اس نے توبہ نہ کی)، اور اس دعویٰ پر اصرار کرتا رہا تو اس کو قتل کر دیا جائے گا۔“

4. Allama Shahab-ud-Din Sayyed Mahmood al-Aalusi (رحمۃ اللہ علیہ) said:

"And the term 'Nabi' (Prophet) is general, while 'Rasool' (Messenger) is specific. Therefore, from the fact that Rasool Allah (ﷺ) is the Seal of the Prophets, it necessarily follows that He is the Seal of the Messengers. This means that after the Honorable Prophet (ﷺ) was graced with the rank of prophethood in this world, no human or Jinn will ever be granted this status again... The belief that Rasool Allah (ﷺ) is the Seal of the Prophets is a doctrine stated in the Holy Qur'an, explicitly clarified by the Sunnah of Rasool Allah (ﷺ), and established by the consensus (Ijma) of the Ummah. Therefore, whoever claims prophethood becomes a disbeliever (and if he does not repent), and if he persists in this claim, he must be executed."

عقیدۂ ختمِ نبوّت کے بارے میں فقہاءِ امّت کی آراء:

ا۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تو مدعی نبوّت سے دلیل طلب کرنا بھی کفر ہے۔ اس حوالے سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا موقف بیان کرتے ہوئے امام کردری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"وَتَنَبَّأَ رَجُلٌ فِيْ زَمَنِ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللهُ وَقَالَ: أَمْهِلُوْنِيْ حَتّٰى أَجِيْئَ بِالْعَلَامَاتِ، وَقَالَ أَبُوْحَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللهُ: مَنْ طَلَبَ مِنْهُ عَلَامَةً فَقَدْ كَفَرَ لِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامِ: لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ۔" (امام اسماعیل حقی بن مصطفی الاستانبولی، روح البیان : سورۃ الاحزاب، الآیۃ: 40، 188/7)

”حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں ایک شخص نے نبوّت کا دعویٰ کیا اور کہا: مجھے موقع دو تا کہ میں اپنی نبوّت کی علامات پیش کر سکوں۔ اس پر امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

”جو شخص اس سے نبوّت کی کوئی علامت طلب کرے گا وہ بھی کافر ہو جائے گا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔“

1. According to Hazrat Imam-e-Azam Abu Hanifa Noman bin Sabit (رحمۃ اللہ علیہ), even asking evidence from the claimant of prophethood is disbelief. In this regard, while explaining his opinion, Imam Kurdari (رحمۃ اللہ علیہ) said:

"During the time of Hazrat Imam-e-Azam Abu Hanifa (رحمۃ اللہ علیہ), a person claimed prophethood and said: Give me a chance so that I can present the signs of my prophethood. On this, Imam Abu Hanifah (رحمۃ اللہ علیہ) said:

"Whoever asks him for a sign of prophethood will also become a disbeliever (Kafir), because Sayyiduna Rasool Allah (ﷺ) said:

There is no prophet after me."

۲۔ علامہ ابن جریر الطبری رحمۃ اللہ علیہ آیت ”وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ“ کا مطلب بیان کرتے ہیں:

"وَلٰكِنَّهٗ رَسُوْلُ اللهِ وَ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ، الَّذِیْ خَتَمَ النُّبُوَّةَ فَطُبِعَ عَلَيْهَا، فَلَا تُفْتَحُ لِأَحَدٍ بَعْدَهٗ إِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ۔"

(امام محمد بن جریر بن یزید الطبری، جامع البیان فی تاویل القرآن : سورۃ الاحزاب، الآیۃ: 40، 278/20)

”اور لیکن آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اور سب نبیوں کے آخر میں تشریف لانے والے ہیں، جس نے نبوّت کو ختم کر دیا اور اس پر مہر لگا دی گئی، پس آپ ﷺ کے بعد قیامت قائم ہونے تک یہ دروازہ کسی کے لیے نہیں کھلے گا۔“

2. While explaining the meaning of the verse “وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ” Allama Ibn-e-Jarir al-Tabari (رحمۃ اللہ علیہ) said:

"And Sayyiduna Muhammad (ﷺ) is the messenger of Allah Ta'ala, and he (ﷺ) is the one who came at the end of all the prophets, who ended prophethood and put a seal on it, so after him (ﷺ), this door will not be opened for anyone else until the Day of Judgment."

۳۔ امام ابو جعفر الطّحاوی رحمۃ اللہ علیہ سلف صالحین اور خصوصاً امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے عقائد بیان کرتے ہوئے نبوّت کے بارے میں ان کا یہ عقیدہ تحریر فرماتے ہیں:

"وَإِنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ الْمُصْطَفٰى وَنَبِيُّهُ الْمُجْتَبٰى وَرَسُولُهُ الْمُرْتَضٰى، وَ أَنَّهُ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِمَامُ الْأَتْقِيَاءِ وَسَيِّدُ الْمُرْسَلِيْنَ وَحَبِيْبُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَكُلُّ دَعْوَى النُّبُوَّةِ بَعْدَهٗ فَغَيٌّ وَهَوًى۔"

(امام ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامۃ الطحاوی الحنفی، شرح الطحاویۃ فی العقیدۃ السلفیۃ : فصل: ذکر بیان عقیدۃ اھل السنۃ والجماعۃ، العقائد: 29۔31، ص: 36۔39)

"اور یہ کہ (سیدنا) محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے، اس کے پیارے نبی اور پسندیدہ رسول ہیں، اور آپ ﷺ خاتم الانبیاء، امام الاتقیاء، سید المرسلین اور رب العالمین کے محبوب ہیں، اور ان کے بعد نبوّت کا ہر دعویٰ گمراہی اور خواہش نفس کی بندگی ہے۔"

3. Imam Abu Jafar al-Tahawi (رحمۃ اللہ علیہ) described the beliefs of the righteous Salaf, and especially Imam Abu Hanifah (رحمۃ اللہ علیہ), Imam Abu Yusuf (رحمۃ اللہ علیہ) and Imam Muhammad (رحمۃ اللہ علیہ), and he wrote their belief about prophethood:

"And that (Sayyiduna) Muhammad (ﷺ) is the chosen worshiper of Allah Ta'ala, His beloved Prophet and His favorite Messenger (Rasool), and he (ﷺ) is the Last of the Prophets, the Imam of the pious people, the leader of the Messengers, and the beloved of the Lord of the worlds, and every claim of Prophethood after him is misguidance and desire of the self."

۴۔ علامہ ابو محمد علی بن احمد بن حزم الاندلسی الظاہری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"نَسَخَ عَزَّ وَجَلَّ بِمِلَّتِهِ كُلَّ مِلَّةٍ وَأَلْزَمَ أَهْلَ الْأَرْضِ جِنَّهُمْ وَإِنْسَهُمْ اتِّبَاعَ شَرِيعَتِهِ الَّتِيْ بَعَثَهُ بِهَا وَلَا يَقْبَلُ مِنْ أَحَدٍ سِوَاهَا، وَأَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ، بُرْهَانُ ذٰلِكَ قَوْلُ اللهِ تَعَالٰى:
{مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ}۔"

(امام علی بن احمد بن حزم الظاهری، المحلی بالآثار: مسئلة الدلیل علی ان ملة الاسلام نسخت کل ملة تقدمتها، 27/1)

"اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی امت کے ساتھ ہی تمام امتوں کا سلسلہ منقطع فرمادیا ہے، اور اس نے تمام جن وانس پر لازم قرار دیا ہے کہ وہ آپ ﷺ کی شریعت کی اتباع کریں، اور اب اللہ کریم آپ ﷺ کی شریعت کے سوا کسی اور کی شریعت کو قبول نہیں کرے گا۔ اور یقیناً آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں، آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ اس کی دلیل اللہ عزوجل کا یہ فرمان ہے:
"محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، مگر وہ اللہ کے رسول اور نبیوں کے خاتم ہیں۔"

4. Allama Ibn-e-Hazam al-Zahiri al-Andulusi (رحمۃ اللہ علیہ) said:

"Allah Ta'ala has cancelled the chain of all Ummahs with the arrival of the Ummah of Sayyiduna Muhammad (ﷺ), and He has made it obligatory on all Jinn and humans to follow the Shariah of Rasool Allah (ﷺ), and now Allah Ta'ala will not accept anyone else's Shariah except the Shariah of Mustafa Karim (ﷺ). And surely he (ﷺ) is the last of the Prophets, there is no prophet after him (ﷺ). The reason for this is the saying of Allah Ta'ala:

"Muhammad is not the father of any of your men, but he is the messenger of Allah Ta'ala and the last of the prophets."

۵۔ امام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی الطوسی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"أَنَّ الْأُمَّةَ فَهِمَتْ بِالْإِجْمَاعِ مِنْ هٰذَا اللَّفْظِ (خَاتَمَ النَّبِيّيْنَ)، وَمِنْ قَرَائِنِ أَحْوَالِهِ أَنَّهُ أَفْهَمَ عَدْمَ نَبِيٍّ بَعْدَهُ أَبَدًا، وَعَدْمَ رَسُوْلِ اللهِ أَبَدًا، وَ أَنَّهُ لَيْسَ فِيْهِ تَاوِيْلٌ وَلاَ تَخْصِيْصٌ، فَمُنْكِرُهٰذَا لاَ يَكُوْنُ إِلَّا مُنْكِرَالْإِجْمَاعِ۔"

(امام محمد بن محمد الغزالی، الاقتصاد فی الاعتقاد : الباب الرابع، بیان من یجب تکفیرہ من الفرق، ص: 137)

"بے شک امت نے (قرآن کریم میں نازل شدہ) اس لفظ (خاتم النبیین) سے اور حضور نبی مکرّم ﷺ کے حالات کے قرائن سے بالاجماع یہی سمجھا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے یہ فرمایا ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کبھی کوئی نبی نہیں آئے گا' اور نہ ہی کوئی رسول آئے گا، اور اس لفظ میں نہ کوئی تاویل ہے' نہ ہی تخصیص۔ لہٰذا اس کا انکار کرنے والا در حقیقت اجماع کا انکار کرنے والا ہی ہے۔"

5. Allama Muhammad bin Muhammad al-Ghazali al-Shaf'i (رحمۃ اللہ علیہ) said:

"Indeed, the Ummah has unanimously understood from this term (Khātam an-Nabiyyīn) and the contextual indicators surrounding it that Sayyiduna Rasool Allah (ﷺ) conveyed that there would never be any prophet after him, nor any messenger. There is no room for interpretation (ta'wīl) or specification (takhṣīṣ) in this term. Therefore, whoever denies this effectively denies the consensus (Ijmāʿ)."

۶۔ علم الکلام کے امام، علامہ سعد الدین مسعود بن عمر التفتازانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"وَإِذَا ثَبَتَتْ نُبُوَّتُهُ، وَقَدْ دَلَّ كَلَامُهُ وَكَلَامُ اللهِ تَعَالَى الْمُنَزَّلُ عَلَيْهِ عَلٰى أَنَّهُ خَاتَمُ النَّبِيّيْنَ، وَ أَنَّهُ مَبْعُوْثٌ إِلٰى كَافَّةِ النَّاسِ، بَلْ عَلَى الْجِنِّ وَالإِنْسِ، ثَبَتَ أَنَّهُ آخِرُالأَنْبِيَاءِ۔"

(امام سعد الدین مسعود بن عمر التفتازانی، شرح العقائد النسفیۃ : بیان فی ارسال الرسل، ص: 127)

"اور (قرآن و متواتر احادیث سے) حضور نبی کریم ﷺ کی نبوّت ثابت ہوگئی۔ اور آپ ﷺ کا کلام (حدیث مبارک) اور کلامِ الٰہی (قرآنِ مجید) جو آپ (ﷺ) پہ نازل ہوا، اس بات پہ دلالت کرتا ہے کہ آپ ﷺ نے سلسلہ نبوّت کو ختم فرمادیاہے، اور آپ ﷺ کائناتِ انسانی بلکہ تمام جن و انس کی طرف (رسول ﷺ بن کر) مبعوث ہوئے ہیں۔ قرآن و حدیث سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں۔"

"Since His prophethood has been established, and both His own words and the words of Allah Ta'ala revealed to Him indicate that He is the Seal of the Prophets and that He was sent to all people, even to jinn and mankind. So it is confirmed that He is the Final Prophet."

عقیدۂ ختم نبوّت عقلی دلائل کی روشنی میں:

۱۔ جب حضور ﷺ کی نبوّت اقوامِ عالم کے لیے اور قیامت تک کے لیے ہے، جب حضور ﷺ پر نازل شدہ کتاب بغیر کسی ادنیٰ تحریف کے جوں کی توں ہمارے پاس موجود ہے، جب سرورِ دو عالم ﷺ کی سنت مبارکہ اپنی ساری تفصیلات کے ساتھ اس کتاب کی تشریح و توضیح کر رہی، جب کہ شریعت اسلامیہ روزِ اوّل کی طرح آج بھی انسانی زندگی کے تمام شعبوں میں ہماری رہنمائی کر رہی ہے، جب قرآن کریم کی یہ آیت مبارکہ آج بھی اعلان کر رہی ہے:

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ۔

(المائدۃ : 5 : 3)

تو پھر کسی اور نبی کی بعثت کا کیا فائدہ ہے؟ اور اس سے کسی مقصد کی تکمیل مطلوب ہے۔ آفتابِ محمدی ﷺ طلوع ہو چکا، عالم کا گوشہ گوشہ اس کی کرنوں سے روشن ہو رہا ہے، تو پھر دن کے اجالے میں کسی چراغ کو روشن کرنا قطعاً قرینِ دانشمندی نہیں ہے۔

۲۔ نبی کی آمد کوئی معمولی واقعہ نہیں ہوتا کہ نبی آیا جس نے چاہا مان لیا اور جس نے چاہا انکار کر دیا اور بات ختم ہو گئی، بلکہ نبی کی بعثت کے بعد کفر اور اسلام کی کسوٹی نبی کی ذات بن کر رہ جاتی ہے۔ کوئی کتنا نیک، پاکباز، پارسا اور عالم باعمل ہو، اگر وہ کسی سچے نبی کی نبوت کو تسلیم نہیں کرے گا تو اس کا نام مسلمانوں کی فہرست سے خارج کر دیا جائے گا، اور کفّار و منکرین کے زمرہ میں اس کا نام درج کر دیا جائے گا اور یہ کوئی معمولی واقعہ نہیں۔

۳۔ گزارش ہے تم تو مرزا صاحب کو اس لیے نبی کہتے ہو کہ انہوں نے چند کافروں کو کلمہ پڑھایا۔ ہم اولیاء کرام کے زمرہ سے آپ کو ایسے ایسے مبلغ دکھاتے ہیں جنھوں نے ہزاروں لاکھوں کفّار کو کفر کی ظلمتوں سے نکال کر شاہراہِ ہدایت پر گامزن کر دیا۔ خواجۂ خواجگان سلطان الہند معین الحق والدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کفرستان میں راوی کے کنارے پر توحید کا جو پرچم گاڑا تھا، وہ آج بھی لہرا رہا ہے، اور لاکھوں خفتہ بختوں کو خوابِ

غفلت سے جگا رہا ہے۔ مشائخ چشت اور دیگر اولیاء کرام نے اسلام کی جو تبلیغ کی اور جو فرشتہ صفت مرید بنائے ان کے مقابلے میں ساری امت مرزائیہ کی تبلیغی کوششوں کی نسبت سمندر اور قطرہ کی بھی نہیں۔ ان کارہائے نمایاں کے باوجود ان حضرات نے نہ نبوّت کا دعویٰ کیا، نہ مہدیت کا، نہ مسیحیت کا، نہ ظلّی کا، نہ بروزی کا، بلکہ اپنے آپ کو غلامانِ مصطفیٰ ﷺ ہی کہا اور اسی کو اپنے لیے باعثِ صد افتخار اور موجبِ سعادتِ دارین سمجھا۔

(جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری، تفسیر ضیاء القرآن: سورۃ الاحزاب، آیت: 40، مطبوعہ ضیاء القرآن پبلیکیشنز، لاہور، 5/ 76)

جھوٹے مدعیانِ نبوّت کا عبرت ناک انجام:

حضور خاتم النبیین ﷺ کے تشریف لانے کے بعد جن ملعون لوگوں نے نبوّت کا جھوٹا دعویٰ کرنے کی ناپاک جسارت کی، کتبِ احادیث اور کتبِ تاریخ کی روشنی میں ان کی مختصر تفصیلات حسبِ ذیل ہیں:

1، 2۔ مسیلمہ کذّاب اور اسود عنسی دو ایسے بدبخت جھوٹے مدعیانِ نبوّت تھے، جنھوں نے حضور نبی کریم ﷺ کے عہدِ مبارک میں نبوّت کا دعویٰ کیا۔ حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں:

”حضور رسالت مآب ﷺ کے عہدِ مبارک میں مسیلمہ کذّاب (مدینہ طیبہ) آکر کہنے لگا: اگر محمد (ﷺ) مجھے (نعوذ باللہ من ذٰلک) اپنا جانشین مقرر کر دیں تو میں ان کی اتباع کرنے کے لیے تیار ہوں، اور وہ اپنی قوم کے بہت سے آدمی لے آیا۔ پس سیدنا رسول اللہ ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے، اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت سیدنا ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ تھے، اور حضور ﷺ کے دست اقدس میں شاخ کا ایک ٹکڑا تھا حتیٰ کہ آپ ﷺ مسیلمہ اور اس کے ساتھیوں کے پاس پہنچے، اور ارشاد فرمایا:

"لَوْ سَأَلْتَنِيْ هٰذِهِ القِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا، وَلَنْ تَعْدُوَ أَمْرَ اللّٰهِ فِيْكَ، وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللّٰهُ، وَ إِنِّيْ لَأَرَاكَ الَّذِيْ أُرِيْتُ فِيْكَ مَا رَأَيْتُ۔"

(امام محمد اسماعیل البخاری، الجامع الصحیح : کتاب المناقب، باب علامات النبوّۃ فی الاسلام، الرقم: 3620، 4/203)

”اگر تم مجھ سے اس شاخ کے ٹکڑے کا بھی سوال کرو گے تو میں تم کو یہ نہیں دوں گا، (خلافت نبوّت میں حصہ تو دور کی بات ہے)۔ تیرے متعلق جو اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے تو اس سے نہیں بھاگ سکتا۔ اگر تو نے (اسلام سے) پیٹھ پھیری، تو اللہ عزوجل تمہیں تباہ و برباد کر دے گا، اور بے شک میں تمہیں وہی کچھ دیکھ رہا ہوں جو مجھے خواب میں دکھایا گیا تھا۔“

اس حدیث شریف میں جس خواب کا ذکر ہے، اس کی تفصیل بیان کرتے ہوئے حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ، رَأَيْتُ فِيْ يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ، فَأَهَمَّنِيْ شَأْنُهُمَا، فَأُوحِيَ إِلَيَّ فِي المَنَامِ: أَنِ انْفُخْهُمَا، فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا، فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ، يَخْرُجَانِ بَعْدِيْ،" فَكَانَ أَحَدُهُمَا العَنْسِيَّ، وَالآخَرُ مُسَيْلِمَةَ الكَذَّابَ، صَاحِبَ اليَمَامَةِ۔"

(امام محمد اسماعیل البخاری، الجامع الصحیح: کتاب المناقب، باب علامات النبوّۃ فی الاسلام، الرقم: 3621، 4/203)

"جس وقت میں سویا ہوا تھا کہ میں نے (خواب میں) اپنے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن دیکھے، تو مجھے ان دونوں کی وجہ سے فکر لاحق ہوئی۔ پس خواب میں میری طرف یہ وحی فرمائی گئی کہ میں ان پر پھونک ماروں، لہٰذا میں نے پھونک ماری تو وہ دونوں (کنگن) اڑ گئے۔ پس میں نے اس خواب کی تعبیر یہ لی کہ میرے بعد دو جھوٹوں کا ظہور ہو گا۔ ان میں سے ایک اسود عنسی ہے، اور دوسرا یمامہ کا رہنے والا مسیلمہ کذّاب ہے۔"

مسیلمہ کذّاب ملعون کو نتائج کی پرواکیے بغیر حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں واصل جہنم کیا گیا۔ اس کے بارے میں شیخ الحدیث علامہ غلام رسول سعیدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"یہ (بدبخت) 9ھ میں مدینہ منورہ آیا، یہ وفود کے آنے کا سال تھا۔ امام ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب یہ وفد سیدنا رسول اللہ ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں گیا تو اس میں مسیلمہ کذّاب بھی تھا، اور جب یہ واپس یمامہ گیا تو مسیلمہ کذّاب (لعنۃ اللہ علیہ) مرتد ہو گیا، اور نبوّت کا دعوٰی کیا، اس کو یمامہ میں حضرت وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ نے قتل کیا تھا۔ جس وقت اس کو قتل کیا گیا، اس کی عمر 150 سال تھی۔"

اسود عنسی کے بارے میں شارحِ بخاری علامہ غلام رسول سعیدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"اس کا نام الاسود الصنعانی ہے، اس کو ایک صحابیِ رسول (ﷺ) حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ نے صنعاء میں قتل کیا۔ یہ سیدنا رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارک کا واقعہ ہے۔ اس وقت آپ ﷺ کی طبیعت مبارک ناساز تھی، اور اسی میں آپ ﷺ کا وصال مبارک بھی ہوا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس کے قتل کی بشارت عطا فرمائی تھی۔"

(علامہ غلام رسول سعیدی، مفسر قرآن و شارح بخاری و مسلم، نعمۃ الباری: لاہور، فرید بک سٹال، طبع دوم، 6/666)

3۔ حارث بن سعید کذّاب دمشقی نے عبد الملک بن مروان کے دور میں نبوّت کا جھوٹا دعوٰی کیا۔ خلیفہ عبد الملک بن مروان کے حکم پر ہی اسے قتل کر کے سولی پہ چڑھا دیا گیا۔

4۔ 119ھ میں مغیرہ بن سعید عجلی نے اور بیان بن سمعان تمیمی نے نبوّت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ خلیفہ ہشام بن عبد الملک کے دور میں امیر عراق خالد بن عبد اللہ قسری رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں قتل کر کے سولی پہ لٹکایا، اور بعد میں لاشوں کو گڑھے میں ڈال کر جلوادیا۔

5۔ ابو منصور عجلی نے دعوائے نبوّت کر کے ثبوت کے طور پہ (قادیانی ملعون کی طرح) قرآن مجید کی آیات مبارکہ کی من مانی تاویلات کیں تو عراق کے حکمران یوسف بن عمر ثقفی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے گرفتار کر کے پھانسی پہ لٹکادیا۔

6۔ بہا فرید نیشاپوری نبوّت کا جھوٹا دعویدار تھا، عبد اللہ بن شعبہ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے گرفتار کر کے ابو مسلم خراسانی رحمۃ اللہ علیہ کے دربار میں پیش کیا جنہوں نے تلوار سے اس کا سر قلم کر دیا۔

7۔ ملعون اسحاق اخرس 135ھ میں اصفہان میں ظاہر ہوا۔ ان ایام میں ممالک اسلامیہ پر خلیفہ ابو جعفر منصور عباسی حکمران تھا۔ مغربی نبوّت کا جھوٹا دعویدار جو 10 سال تک گونگا بنارہا۔ اسی بنا پر یہ اخرس یعنی گونگے کے لقب سے مشہور ہو گیا تھا۔ ہمیشہ اشاروں سے اظہار مدعا کرتا۔ خلیفہ ابو جعفر منصور عباسی نے جب اس کی سر کوبی کرنا چاہی تو اسے پہلے پہل کامیابی نہ ہوئی لیکن بعد میں بھرپور معرکہ کے بعد اس کو جہنم رسید کر دیا۔

8۔ استاد سیس خراسانی نے نبوّت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ خلیفہ ابو جعفر منصور کے حکم پر خازم بن خزیمہ نے اس کی فوج کو شکست دی، اور اس کو گرفتار کر کے اس کی گردن اڑادی۔

9۔ بابک بن عبد اللہ نے دعوائے نبوّت کیا۔ 222ھ میں خلیفہ معتصم کے حکم پر اس کا ایک ایک عضو کاٹ کر الگ کر کے اسے ہلاک کر دیا گیا۔

10۔ علی بن محمد خارجی 270ھ میں خلیفہ معتمد کے زمانے میں ظاہر ہوا، خلیفہ موفق نے اس کی فوج کو شکست دے کر اس کا سر کاٹ کر نیزوں پر چڑھایا۔

11۔ ابو سعید حسن بن بہرام قرامطی نے بھی 281ھ کے دور میں نبوّت کا جھوٹا دعویٰ کیا، اور آخر کار 301ھ میں اپنے غلام صقلبی کے ہاتھوں ایک حمام میں واصل جہنم ہوا۔

12۔ علی بن فضل یمنی نے 284ھ میں نبوّت کا جھوٹا دعویٰ کیا، اور اس نے محرمات کو حلال کیا۔ آخر کار اس کی خرافات سے تنگ آکر 19 سال بعد 303ھ میں بغداد کے لوگوں نے اُس کو زہر دے کر ہلاک کر دیا۔

13۔ حامیم مجلسی نے 313ھ میں نبوّت کا جھوٹا دعویٰ کیا، اور خرافات کے علاوہ اس نے دو نمازوں کا حکم دے رکھا تھا۔ آخر 319ھ یا 320ھ میں قبیلہ مصمودہ سے احواز کے مقام پر ایک لڑائی میں مارا گیا۔

14۔ عبد العزیز باسندی نے 322ھ میں نبوّت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ حاکم ابو علی بن محمد بن مظفر نے اس کی سرکوبی کے لیے اسلامی لشکر روانہ کیا، جس نے محاصرہ کر کے شکست دی، اور سر کاٹ کر خلیفۃ المسلمین کو بھجوا دیا۔

15۔ ابو منصور عیسیٰ بر غواطی بھی کذّاب اور جھوٹا مدعی نبوّت تھا۔ اس کو 369ھ میں بلکین بن زہری سے جنگ میں شکست ہوئی، اور ہلاک ہوا۔

16۔ ابو الطیب احمد بن حسین متنبی 303ھ میں کوفہ کے محلہ کندہ میں پیدا ہوا۔ فنونِ ادب اور لغاتِ عرب پہ مہارتِ تامہ رکھتا تھا۔ یہ جھوٹا مدعی نبوّت تھا۔ اس نے ضبہ عینی شخص کے خلاف ایک قصیدہ لکھا جو اس کی ہلاکت کا باعث بنا۔

17۔ اصغر تغلبی نے نبوّت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ 439ھ میں حاکم نصر الدولہ بن مروان نے ایک فوجی دستہ بھیج کر اس کو گرفتار کروایا، اور جیل میں ڈال دیا جہاں یہ ہلاک ہو گیا۔

18۔ احمد بن قسی بھی کذّاب اور نبوّت کے جھوٹے مدعیان میں سے تھا۔ 560ھ میں حاکم عبد المومن نے اس ملعون کو گرفتار کر کے قید میں ڈال دیا جہاں یہ واصل جہنم ہو گیا۔

19۔ عبد الحق مرسی بھی ایک ملعون کذّاب تھا، اس نے ایک روز فصد کھلوایا، قہرِ الٰہی سے اس میں سے خون بہتا رہا یہاں تک کہ 668ھ میں ہلاک ہوا۔

20۔ عبد العزیز طرابلسی نے نبوّت کا جھوٹا دعویٰ کیا، مرزا لعین کی طرح یہ بھی کئی رنگ بدلتا۔ آخر حاکم طرابلس کے حکم پر 717ھ میں ایک لشکر نے اس کو گرفتار کر کے قتل کر دیا۔

21۔ مرزا غلام احمد قادیانی: 1835ء میں قادیان (بھارت) میں شیطان کا سینگ طلوع ہوا، اور 1908ء میں بیت الخلاء میں عبرت ناک موت سے دوچار ہو کر واصل جہنم ہوا۔ اس نے 1889ء میں جماعتِ احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ اس فتنہ کو کمزور کرنے میں جہاں دیگر علماء اسلام کی پر خلوص کاوشیں ہیں، وہاں کلیدی کردار تاجدارِ گولڑہ حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ اس فتنہ کو جہاں انگریز کی پشت پناہی حاصل تھی، وہاں اس کو

نام نہاد مسلمانوں کی صفوں سے بھی تائید ملی جس کو وہ ملعون بطور دلیل پیش کرتا۔ جیسا کہ بعض نامور علمائے کرام کی متنازع کتب میں کچھ اس طرح کے خیالات لکھے تھے:

"عوام کے خیال میں تو رسول اللہ (ﷺ) کا خاتم ہونا بایں معنٰی ہے کہ آپ (ﷺ) کا زمانہ (اقدس) انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ (ﷺ) آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخرِ زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ (اس عبارت کا مفہوم یہ ہے کہ خاتم النبیین کا یہ مطلب سمجھ لینا کہ آپ (ﷺ) سب میں آخری نبی ہیں، یہ ناسمجھ اور گنواروں کا خیال ہے)۔"

اِسی طرح ایک اور مقام پہ لکھا گیا تھا کہ:

"اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی (ﷺ) کوئی نبی پیدا ہوگا تو پھر بھی خاتمیت محمدی (ﷺ) میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ (اس عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ حضور نبی کریم (ﷺ) کے بعد دوسرا نبی پیدا ہوسکتا ہے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ)۔" (مفتی جلال الدین احمد امجدی، فتاویٰ فیض الرسول: لاہور، اکبر بک سیلرز، جنوری 2015ء، 3/ 437)

ے

ہو نہ یہ پھول تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہو — چمن دہر میں کلیوں کا تبسم بھی نہ ہو
یہ نہ ساقی ہو تو پھر مئے بھی نہ ہو، خم بھی نہ ہو — بزم توحید بھی دنیا میں نہ ہو، تم بھی نہ ہو
خیمہ افلاک کا استادہ اسی نام سے ہے — نبض ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے

حاصل کلام:

محترم حضرات! عقیدۂ ختم نبوّت اسلام کی اساس اور بنیادی عقیدہ ہے، اور ہمارے پیارے نبی کریم ﷺ خاتم النّبیین ہیں جیسا کہ قرآن مجید اور آپ ﷺ کی احادیث مبارکہ سے صراحتاً یہ بات ثابت ہے۔ لہٰذا ہمارے پیارے نبی کریم ﷺ کے بعد اب کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ اگر کوئی شخص نبوّت کا دعویٰ کرے گا تو وہ کذّاب، دجّال، اور گمراہ ترین شخص ہوگا۔

اور مرزا قادیانی کذّاب کا جھوٹا پن اس بات سے ہی ثابت ہو جاتا ہے کہ اس نے اوّلاً تو حضور ﷺ کی صریح احادیث کے باوجود نبوّت کا دعویٰ کیا اور ثانیاً یہ کہ عقل اس بات کو تسلیم نہیں کرتی کہ ایک ہی شخص ایک وقت میں مسیح بھی ہو، مہدی بھی ہو، محمد بھی ہو، ظلی بھی ہو اور بروزی بھی ہو۔ معاذ اللہ! اور نہ ہی دل اس

بات کو تسلیم کرتا ہے۔ لہٰذا قادیانی فرقہ سراسر جھوٹ اور افتراء پر مبنی ہے۔ اللہ ہمیں ان کے شر سے محفوظ فرمائے۔

Dear brothers! The belief in the Finality of Prophethood is the basic and fundamental belief of Islam and our beloved Rasool Allah (ﷺ) is the Last of the Prophets, as this is clearly proven by the Holy Qur'an and his blessed Ahadith. Therefore, there will be no new prophet after our beloved Habib (ﷺ). If a person claims prophethood, he will be a liar, antichrist, and the most misguided person.

And the falseness of Mirza Ghulam Qadiani Kazzab is proved by the fact that firstly he claimed prophethood despite the clear Ahadith of Rasool Allah (ﷺ), and secondly, that common sense doesn't accept that the same person can be the Messiah, the Mahdi, the Muhammad, Zilli, and Baruzi at the same time, nor does the heart admit it. Therefore, the Qadiani sect is completely based on lies and slander. May Allah protect us from them.

عاجزانہ دعا:

آخر میں ہم اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ بے کس پناہ میں انتہائی عجز و نیاز کے ساتھ دعا کرتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ ہمیں علم نافع اور عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے، ہماری نماز، روزہ، صدقات و خیرات اور جمیع حسنات کو قبول فرمائے۔ اللہ رب العالمین ہمیں اپنے فضل و کرم سے آئندہ زندگی میں گناہوں اور نافرمانیوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے، اور ہماری کامل مغفرت و بخشش فرمائے۔ اور اللہ رب العزت ہم سب کو ایک دوسرے کے حقوق بطریق احسن ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

In the end, we pray to Allah Ta'ala with utmost humbleness, that He may grant us the ability of perfect knowledge and good deeds, accept our

prayers, fasts, charity and all noble activities. May Allah Ta'ala grant us the ability to avoid sins and disobedience in the next life, and we ask Him for our complete forgiveness and pardon. And may Allah Ta'ala enable us to fulfill each other's rights in a good way.

آمِیْنَ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ الصَّادِقِ الْأَمِیْنِ، وَآخِرُدَعْوَ انَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔
وَصَلَّی اللہُ عَلٰی نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ أَجْمَعِیْنَ۔

☆...☆...☆☆...☆...☆.........☆...☆...☆☆...☆...☆